

اعلیحضرت مجدد دین وملت مصلح امت امام اہل سنت مولانا

شاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

کی بارگاہ میں شعرا کرام اور علما عظام کا منظوم ہدیہ عقیدت

مسمّٰی بہ

گلستانِ اعلیحضرت

احمد بشیر رضوی

بزم رضائے مصطفےٰ راہوالی

گوجرانوالہ

یا اللہ جل جلالہٗ

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ



الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

اہالیانِ راہوالی کے لیئے خوشخبری

بزمِ رضائے مصطفٰے راہوالی کے زیرِ اہتمام مرکزی دفتر

جامع مسجد نورِ مدینہ

میں

رضوی لائبریری

کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ جہاں سے قرآن پاک، تفاسیر مبارکہ احادیث مقدسہ، فقہ، تاریخ اور علماءِ اہلسنّت کی ہر قسم کی مذہبی و اصلاحی کتابیں عوام الناس کو مطالعہ کے لیئے دی جاتی ہیں۔ احبابِ اہل سُنّت وجماعت اور مخیر حضرات سے تعاون کی اپیل ہے۔

بزمِ رضائے مُصطفٰے غوثیہ چوک راہوالی ضلع گوجرانوالہ



اعلیحضرت مجدد دین وملت مصلح امت امام اہل سنت مولانا

شاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

کی بارگاہ میں شعرا کرام اور علماء عظام کا منظوم ہدیہ عقیدت

مسمّٰی بہ

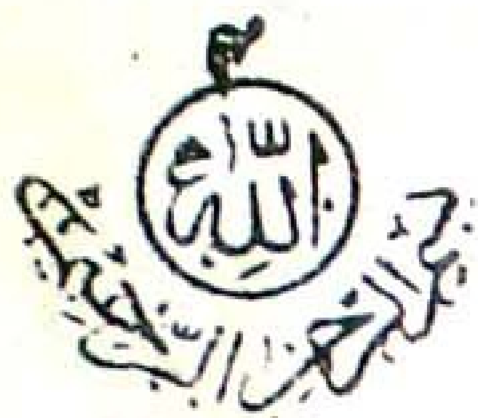
گلستانِ اعلیحضرت

احمد بشیر رضوی

بزم رضائے مصطفیٰ راہوالی

گوجرانوالہ

سلطانیہ دارالکتابت



سخنہائے گفتنی

از حضرت علامہ مفتی پیر محمد رضاء المصطفیٰ ظریف القادری
خلیفہ آستانہ عالیہ رضویہ بریلی شریف (بھارت)

دنیائے اسلام کی عظیم شخصیت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ کی ذاتی تصنیفات اور اُن کی عظیم المرتبت ذات ستودہ صفات داعلیٰ کارکردگیوں کے متعلق عشاقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی لکھی گئی تالیفات آج سے چند برس قبل منصۂ شہود پر بہت کم نظر آتی تھیں۔ چشم فلک — ایسے لٹریچر کا نظارہ کرنے کے لیے بے تاب تھی۔ اہلِ حق کی نگاہیں دہلیز خانوادۂ اعلیٰ حضرت — اور قلمکار پاسبانِ مسلکِ اعلیٰ حضرت — پر لگی ہوئی تھیں۔ محبت و ارادت کی چشمانِ ذوقِ مطالعہ میں مغلوب مسلکِ رضا کے دریچوں سے جھانک رہی تھیں ناگاہ حالات بدلنے لگے۔ پھول مہکنے لگے۔ کلیاں کھلنے لگیں۔ گویا چمنستان سنیت میں پھر — تازہ بہار — آگئی۔ گوجرانوالہ تا بریلی شریف اور بغداد معلّٰی تا مدینۂ طیبہ ہر سو ہر جہت — مطبوعاتِ اعلیٰ حضرت و دیگر علماء اہلسنّت کے نورانی بادل گھر گئے۔ لائبریریوں، دکانوں، دفاتر و مارکیٹوں میں ان مطبوعات کے عظیم ذخائر سنبھالنا دشوار ہو گئے۔ ماشاء اللہ عمل کی پختگی و ایمان کی مضبوطی کی تعلیم کے چشمے بہہ گئے۔ ذرا دیکھئے دیکھئے — کئی کئی سو صفحات پر مشتمل مختلف اداروں سے زیورِ اشاعت

سے آراستہ یہ بنیادی رضویہ کی ایمان افروز، باطل سوز خوبصورت اور ضخیم بارہ جلدات
ہیں۔ یہ محافظِ ایمان ترجمہ قرآن ـــــ کنز الایمان ـــــ ہے۔ یہ عشق و محبت کا حسین
منظوم گلدستہ ـــــ حدائقِ بخشش ـــــ ہے۔ یہ سیدُ الکونین علیہ السلام کے علمِ غیب
کے عنوان پر جامع کتاب ـــــ الدولۃ المکیہ ـــــ ہے۔ یہ مختلف موضوعات پر
امام احمد رضا کی سینکڑوں کتب اہلسنت و جماعت کے لیئے سرمایۂ ایمان ہیں اور
اس کے ساتھ ساتھ امام احمد رضا کی ذات، کارناموں اور عشقِ رسول علیہ السلام
وغیرھم موضوعات پر درجنوں کتب ـــــ بدرِ منیر ـــــ کی طرح درخشاں و تاباں ہیں
جگہ جگہ انجمنوں، اداروں اور بزموں میں نسبتِ رضا کے جلوے نظر آرہے ہیں
جن سے شب و روز عشقِ رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نغمات گونجتے
سنائی دے رہے ہیں۔ بزمِ رضائے مصطفےٰ راہوالی بھی اسی عشق و مستی کی ـــــ
مئے کے جام ـــــ ہاتھوں میں تھامے یکم رمضان المبارک ۱۴۰۸ھ سے
مجاہدِ اہلسنت مولانا احمد بشیر رضوی کی سرپرستی میں ـــــ تشنگانِ شرابِ محبت ـــــ
کی پیاس بجھا رہی ہے۔ نئی نئی کتب کی طباعت سے مسلمانوں کے ایمانوں کو
مضبوط و منور کرکے یہ بزم ـــــ بارگاہِ رسالت مآب علیہ السلام ـــــ کی ـــــ رضا
ـــــ تلاش کر رہی ہے۔ بحمدہٖ تعالیٰ مختصر عرصہ میں یہ بزم کتاب "شمعِ ہدایت" گیارہ
سو اور دل کی آشنائی "ایک ہزار اور سینکڑوں کی تعداد میں صلوٰۃ و سلام اور پیغام
اعلیٰ حضرت کے اشتہارات کو چھپوا کر مفت تقسیم کرنے کی سعادت حاصل کر چکی ہے
اب یہ تازہ تالیف۔ گلستانِ اعلیٰ حضرت کے خوشبودار پھولوں کے ہار اربابِ عقل و
دانش کے گلوں میں پہنا رہی ہے۔ دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ جل و علا بصدقہ حبیبہ
الاعلیٰ علیہ السلام بزمِ مصطفےٰ راہوالی کے تمام اراکین و رفقاءِ کار و معاونین کو ان کی
اس سعیِ جمیلہ پر اجرِ جزیل عطا فرمائے۔ اور مزید جذبہ تبلیغ دین و عمل کی سعادت
سے بہرہ ور فرمائے۔ آمین بجرمتہ طٰہٰ ویٰسین صلی اللہ علیہ وسلم

فقیر محمد رضا المصطفےٰ القادری

۲۴/۶/۱۴۰۹

تقریظ

استاذ العلماء فخر المدرسین حضرت مولانا علامہ مفتی حاکم علی صاحب رضوی مدظلہ العالی
صدر مدرس جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم گوجرانوالہ

سرزمین پاک وہند میں اہل سنت وجماعت کی ہمیشہ غالب اکثریت رہی ہے اور اسی سرزمین میں بڑے بڑے نامور اور باکمال علمائے کرام ومشائخ عظام کتم عدم سے عالم وجود میں ظہور پذیر ہوئے جنہوں نے دین حقہ کی کما حقہ خدمات سرانجام دیں۔ انہی علماء ومشائخ میں امام اہل سنت اعلیحضرت حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خاں قادری علیہ رحمۃ الباری کی ذات ستودہ صفات ہے جو افق ہند پر تیرھویں صدی ہجری بمطابق ۱۰ شوال المکرم ۱۲۷۲ھ کو طلوع ہوئی۔ آپ نے دین اسلام کی خدمت جلیلہ کو اپنی زندگی کا شعار بنائے رکھا، عظمت الوہیت ہو یا ناموس رسالت، مقام صحابہ ہو یا حرمت ولایت سبھی پر آپ نے پہرہ دیا اور ببانگ دہل اغیار کو للکارا۔

کلک رضا ہے خنجر خونخوار برق بار
اعداء سے کہدو خیر منائیں نہ شر کریں

دوسرے مقام پر خود ہی ارشاد فرمایا:

ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم
جس طرف چل دیئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

زیر نظر کتاب گلستان اعلیحضرت میں ان منقبتوں کو جمع کیا گیا ہے جو وقتاً فوقتاً آپ کے تعارف میں پیش کی جاتی رہی ہیں۔ یہ فخر عزیز محترم اخی مولانا احمد بشیر حفظ اللہ مولیٰ الخبیر عن کل غوی الشریر کو حاصل ہوا کہ ان مناقب کو ایک مجموعہ کی شکل میں پیش از تین فرما دیا۔ مولیٰ تعالیٰ عزیزم کی مساعی جمیلہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور مولانا کی عمر علم وعمل میں برکت عطا فرمائے۔ آمین۔ طالب فیضان رضا

فقیر حاکم علی رضوی عفی عنہ
جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم وخطیب جامع مسجد شوگر ملز راہوالی گوجرانوالہ

عرضِ مؤلف

کون امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ قادری بریلوی

۱۰ شوال المکرم ۱۲۷۲ھ تا ۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ
۱۴ جون ۱۸۵۶ء تا ۲۸ اکتوبر ۱۹۲۱ء

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری رحمۃ اللہ علیہ نسباً پٹھان، مسلکاً حنفی، مشرباً قادری اور مولداً بریلوی تھے۔ آپ چودھویں صدی کے مجدد برحق ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کی ذات میں بہت سی خوبیاں جمع فرمادیں تھیں۔ آپ کو تقریباً پچپن (۵۵) علوم پر عبور حاصل تھا اور ان تمام علوم میں تقریباً ایک ہزار کتب تصنیف فرماکر تحقیق کا حق ادا کر دیا۔ ۱۴ شعبان المعظم ۱۲۸۶ھ کو آپ نے ۱۳ سال ۱۰ ماہ ۵ دن کی چھوٹی سی عمر میں تمام علوم متداولہ سے فراغت حاصل کی اور آپکو دستارِ فضیلت عطا کی گئی۔ اس لحاظ سے آپ کو دنیا بھر میں انفرادی حیثیت حاصل ہے۔

آپ کے حافظے کا یہ عالم تھا کہ صرف ایک مہینے میں قرآن مجید حفظ کر لیا اور وہ بھی اس شان سے کہ نماز مغرب سے عشاء تک یاد کرتے۔ آپ کے ایک ہم سبق مولانا احسان حسین فرماتے ہیں آپ نے چوتھائی حصہ سے زیادہ استاد سے کبھی کتاب نہ پڑھی۔ چوتھائی کتاب پڑھنے کے بعد از خود یاد کر کے سنادیا کرتے۔ آپ کو صرف دینی علوم میں ہی کمال حاصل نہ تھا بلکہ معاصرین میں سے دنیاوی علوم میں بھی آپ کا ثانی کوئی نہ تھا۔ پروفیسر ڈاکٹر سر ضیاء الدین (پی ایچ ڈی) وائس چانسلر علیگڑھ یونیورسٹی سے ریاضی کا ایک مسئلہ حل نہ ہو سکا تو انھوں نے جرمنی جانے کا پروگرام بنایا مگر پروفیسر

سید سلیمان اشرف کے کہنے پر جب ڈاکٹر صاحب بریلی شریف حاضر ہوئے تو امام احمد رضا نے اس لاینحل مسئلے کو فوراً بغیر کسی کتابی مدد کے حل فرما دیا تو ڈاکٹر صاحب بے اختیار پکار اٹھے "سنا کرتے تھے کہ علم لدنی بھی کوئی چیز ہے آج اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔

پھر امام احمد رضا نے انھیں اپنی ایک قلمی کتاب دکھائی تو ڈاکٹر صاحب موصوف اسے دیکھ کر حیران رہ گئے اور کہنے لگے "میں نے اس علم کو حاصل کرنے کے لئے بارہا غیر ممالک کے سفر کئے مگر یہ باتیں کہیں بھی حاصل نہ ہوئیں۔ میں تو اپنے آپ کو اس وقت بالکل طفلِ مکتب سمجھ رہا ہوں۔" انہی کمالاتِ علمی سے متاثر ہو کر ڈاکٹر صاحب نے امام احمد رضا کے بارے میں یہ رائے قائم کی کہ صحیح معنوں میں یہ ہستی نوبل پرائز (Noble Prize) کی مستحق ہے اور اتنے متاثر ہوئے کہ داڑھی رکھ لی اور پابندی سے شریعتِ مطہرہ پر عمل کرنے لگے۔

نقش مربع عام لوگ دس پندرہ طریقوں سے پر کرنا جانتے ہیں لیکن امام احمد رضا نے اپنے شاگرد مولانا ظفر الدین بہاری کو ۱۵۲ طریقوں سے پر کرنا سکھایا اور خود وہ ۲۲۰۰ طریقوں سے پر کرنا جانتے تھے۔

آپ کی فقہی بصیرت کا اپنوں اور بیگانوں سبھی نے اعتراف کیا ہے۔ آپ کی ہر تحریر محبتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں ڈوبی ہوئی ہے۔ آپ اپنے دشمن کو معاف کر دیتے اور نرمی برتتے۔ مگر دین کے دشمن اور آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ کو معاف نہ فرماتے۔

جب آپ پہلا حج ادا فرمانے کے لیے گئے تو ایک دن نمازِ مغرب مقامِ ابراہیم میں ادا کی۔ نماز کے بعد امام شافعیہ حسین بن صالح رحمۃ اللہ علیہ بغیر کسی سابقہ تعارف کے ان کا ہاتھ پکڑ کر امام احمد رضا کو اپنے گھر لے گئے۔ دیر تک پیشانی کو دیکھتے رہے اور فرمایا:

اِنِّیْ لَاَجِدُ نُوْرَ اللهِ مِنْ هٰذَا الْجَبِیْنِ

بے شک میں اس پیشانی سے اللہ کا نور پاتا ہوں۔

جب دوسرا حج ادا فرمانے گئے تو مولانا کریم اللہ رحمتہ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ہم سالہا سال سے یہاں مدینہ طیبہ میں مقیم ہیں۔ اطراف و آفاق سے علما آتے ہیں اور جوتیاں چٹخاتے چلے جاتے ہیں، کوئی بات نہیں پوچھتا۔ لیکن اعلیحضرت کے پہنچنے سے پہلے ہی علماء، تو علماء، عوام الناس تک آپ کی زیارت و ملاقات کے مشتاق تھے۔

پچھلے دنوں کویتی راہنما بین الاقوامی شخصیت شیخ ہاشم الرفاعی کویت سے لاہور تشریف لائے۔ ایک محفل میں شرکت کی، فرمانے لگے کہ اعلیٰحضرت حضرت امام احمد رضا کا سلام

ع "مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام"

پڑھا جائے کیونکہ مجھے اس سلام سے بڑی محبت و عقیدت ہے پھر فرمایا" میں دنیا میں جہاں بھی گیا، وہاں محافل میلاد ہوتی ہیں اور اعلیٰحضرت کا سلام پڑھا جاتا ہے اعلیٰحضرت اسلام کے مجدد اور عظیم امام تھے، میری نظر میں انکی کوئی مثال نہیں"۔

سب یہ صدقہ ہے عرب کے جگمگاتے چاند کا ۔ نام روشن اے رضا جس نے تمہارا کر دیا

"گلستان اعلیٰحضرت" میں مَیں نے ان منقبتوں کو جمع کیا ہے جو مختلف شعراء عقیدتمندان اعلیٰحضرت اور علمائے کرام نے آپ کی شان میں لکھی ہیں۔ یہ منقبتیں اعلیٰحضرت کی سیرت، کردار، دین اسلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور ان کے مختلف علوم و فنون کو ظاہر کرتی ہیں تو گویا "گلستان اعلیٰحضرت" امام اہلِ سنّت کی منظوم سوانح عمری ہے۔ اللہ تعالےٰ میری اس سعی کو قبول فرمائے اور بزم رضائے مصطفےٰ راہوالی کے اراکین و معاونین کو اللہ تعالےٰ جزائے خیر عطا فرمائے جو دین اسلام کی خدمت میں ہمہ وقت مصروف رہتے ہیں۔

احمد بشیر رضوی۔ راہوالی

نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

امام احمد رضا قدس سرہٗ

وہ کمالِ حسنِ حضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دُور ہے، یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

دو جہاں کی بہتریاں نہیں کہ امانیٔ دل وجاں نہیں
کہو کیا ہے وہ جو یہاں نہیں مگر اک نہیں کہ وہ یاں نہیں

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جسکا بیاں نہیں

بخدا یہی ہے خدا کا در، نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آکے ہو، جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

کرے مصطفےٰ کی اہانتیں، کھُلے بندوں اس پہ یہ جرأتیں
کہ میں کیا نہیں ہوں محمدی ارے ہاں نہیں ارے ہاں نہیں

ترا قد تو نادرِ دہر ہے کوئی مثل ہو تو مثال دے
نہیں گل کے پودوں میں ڈالیاں کہ چمن میں سروِ چماں نہیں

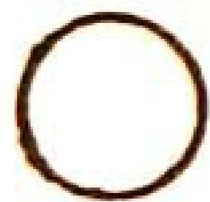
نہیں جسکے رنگ کا دوسرا نہ تو ہو کوئی نہ کبھی ہُوا،
کہو اس کو گل کہے کیا کوئی کہ گلوں کے ڈھیر کہاں نہیں

کروں مدح اہلِ دول رضاؔ پڑے اس بلا میں مری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا مِرا دین پارۂ ناں نہیں

منقبت شریفہ

قسیمِ جامِ عرفاں اے شہِ احمد رضا تم ہو (رضی اللہ عنہ)

از: جناب مولانا عبد العلیم صاحب صدیقی قادری رضوی میرٹھی (والد ماجد جناب شاہ احمد نورانی صاحب)
(مدفون مدینہ منورہ)



تمہاری شان میں جو کچھ کہوں اس سے سوا تم ہو
قسیمِ جامِ عرفاں اے شہِ احمد رضا تم ہو

غریقِ بحرِ الفت مستِ جامِ بادۂ وحدت
محبِ خاص و منظورِ حبیبِ کبریا تم ہو

جو مرکز ہے شریعت کا مدار اہلِ طریقت کا
جو محور ہے حقیقت کا وہ قطب الاولیاء تم ہو

یہاں آکر ملیں نہریں شریعت اور طریقت کی
ہے سینہ مجمع البحرین ایسے راہنما تم ہو

حرم والوں نے مانا تم کو اپنا قبلہ و کعبہ!
جو قبلہ اہلِ قبلہ کا ہے وہ قبلہ نما تم ہو

عرب ہیں جا کے ان آنکھوں نے دیکھا جس کی صولت کو
عجم کے واسطے لاریب وہ قبلہ نما تم ہو

عیاں ہے شانِ صدیقیؓ تمہاری شانِ تقویٰ سے
کہوں اتقیٰ نہ کیوں کر جب کہ خیر الاتقیاء تم ہو

جلال و ہیبتِ فاروقِ اعظمؓ آپ سے ظاہر
عدو اللہ پر اک حربۂ تیغِ خدا تم ہو

اشداء علی الکفار کے ہو سربسر مظہر
مخالف جس سے تھرائیں وہی شیرِ وغا تم ہو

تمہیں نے جمع فرمائے نکات و رمزِ قرآنی!
یہ ورثہ پانے والے حضرتِ عثمانؓ کا تم ہو

تمہیں پھیلا رہے ہو علم حق اکنافِ عالم میں
امام اہلسنت نائبِ غوث الوریٰ تم ہو

خلوصِ مرتضیٰؓ خلقِ حسنؓ عزمِ حسینیؓ ہیں
عدیم المثل یکتائے زمن اے باخدا تم ہو

علیمِ خستہ اک ادنیٰ گدا ہے آستانہ کا
کرم فرمانے والے حال پر اس کے شہا تم ہو

منقبت

تم ہو احمد کی رضا احمد رضا
جانشینِ مصطفیٰ احمد رضا

فہم و علم و فضل میں تیرا نظیر
آج کوئی دے دکھا احمد رضا

غوث اعظم کا ہے سایہ آپ پر
ہم پہ سایہ آپ کا احمد رضا

سینکڑوں اندھے دلوں کو نورِ حق
دے کے بینا کر دیا احمد رضا

تجھ سا حق گو حق نما و حق شناس
کوئی دے ہم کو بتا احمد رضا

اہلِ حق نے چوم کر سر پر رکھا
تو نے جو فتویٰ دیا احمد رضا

گردنوں پر دشمنانِ دین کی
تیرا خنجر چل گیا احمد رضا

دشمنوں پر قہر کی بجلی گری
جب قلم تیرا اٹھا احمد رضا

پھر نہ سنبھلا خاک میں وہ مل گیا
تو نے رد جس کا کیا احمد رضا

حشر میں ہو جائے گا سب پر عیاں
جو ہے تیرا مرتبہ احمد رضا

منکروں کی ہے ابوجہلی نگاہ
تجھ کو پہچانیں وہ کیا احمد رضا

سرورِ عالم، حضورِ کبریا
تم حضورِ مصطفیٰ احمد رضا

ہے تیری تصنیف سب آبِ حیات
جس نے مانا وہ جیا احمد رضا

مصطفیٰ ہیں ظلِ حق نورِ خدا
تم ہو ظلِ مصطفیٰ احمد رضا

بات ہے ایمان کی حق کی قسم
آپ سے ایمان ملا احمد رضا

سب عرب کے مفتی و قاضی خطیب
تجھ کو مانیں پیشوا احمد رضا

تجھ کو لکھیں سید و فرد و امام
شیخ و مرشد مقتدا احمد رضا

دست و پا بوسی مشائخ نے کری
ہے بڑا رتبہ تیرا احمد رضا

قلب ہے مشتاق تیری دید کا
خواب میں جلوہ دکھا احمد رضا

شیر کی اولاد بھی ہوتی ہے شیر
یہ کسی نے سچ کہا احمد رضا

شیر ہیں دونوں بلا شک شیرِ حق
مصطفیٰ حامد رضا احمد رضا

سالِ رحلت لکھ جملہ قادری
واقعی دولہا بنا احمد رضا

آبروئے مومناں

از مداح الحبیب حضرت مولٰنا جمیل الرحمٰن صاحب رضوی بریلوی علیہ الرحمہ

آبروئے مومناں احمد رضا خاں قادری
رہنمائے گمرہاں احمد رضا خاں قادری

علم کے ہیں گلستاں احمد رضا خاں قادری
باغ دیں کے گلستاں احمد رضا خاں قادری

تیرا علم و فضل شان و شوکت وجاہ و حشم
شش جہت پر ہے عیاں احمد رضا خاں قادری

ہے عرب کے عالموں کا مدح خواں سارا جہاں
اور وہ تیرے مدح خواں احمد رضا خاں قادری

صدقۂ شاہ عرب یونہی رہا ہو بلند
تیری عزت کا نشاں احمد رضا خاں قادری

فتح دی حق نے تجھے اعدائے دیں پر دائما
تجھ پہ ہے حق مہرباں احمد رضا خاں قادری

حق اسے کہتے ہیں دیکھو رد نہ کوئی کر سکا
تیرا فتوائے اذاں احمد رضا خاں قادری

تھے وصی احمد محدث رحمۃ اللہ علیہ
آپ کے اک رتبہ داں احمد رضا خاں قادری

خاندانِ پاک برکاتیہ کا چشم و چراغ
کہتے تھے نوری میاں احمد رضا خاں قادری

شاہ پیلی بھیت کے حضرت محمد شیر خاں
تھے تمہارے مدح خواں احمد رضا خاں قادری

رامپوری صابری چشتی میاں ناصر ولی
جانتے تھے تیری شاں احمد رضا خاں قادری

حاضر و غائب ترے حق میں دعاؤں کے لئے
عمر بھر کھولی زباں احمد رضا خاں قادری

محی سنت اور مجدد اس صدی کے آپ ہیں
اے امام مفتیاں احمد رضا خاں قادری

یاد رکھیں گے قیامت تک غلامانِ رسول
تیرے جلسوں کا سماں احمد رضا جان قادری

اے مرے اچھے کے اچھے مجھ کو بھی اچھا بنا
صدقۂ اچھے میاں احمد رضا خاں قادری

صدقۂ سرکار جیلانی پھلیں پھولیں مدام
مصطفٰے حامد میاں احمد رضا خاں قادری

دے مبارکباد ان کو قادری رضوی جمیل
جن کے مرشد ہیں میاں احمد رضا خاں قادری



السلام اے مخزنِ رشد و ہدایت السلام　　السلام اے معدنِ جود و عنایت السلام
السلام اے راہبرِ راہِ شریعت السلام　　السلام اے عالمِ علمِ شریعت السلام
اے لسانِ عصر، سحبانِ زمانہ السلام
اے خطیبِ وقت یکتا و یگانہ السلام

پاک باطن پاک طینت قادریت کی بہار　　اے امامِ اہلِ سُنّت اے امام باوقار
حق پرستی حق شناسی ہی رہا تیرا شعار　　تو ہی تھا اقلیمِ عشقِ مصطفٰے کا تاجدار
نطقِ شیریں سے بدل دیں غیر کی پالیسیاں
اللہ اللہ تیری عظمت اور دور اندیشیاں

تو ہی تھا مداحِ احمد عہدِ حاضر کا امام　　تو ہی تھا نباضِ ملت اور مجدّد الکلام
آسماں کی رفعتوں سے آگے تھا تیرا مقام　　اور اعداء کے لیئے تھا تیغِ برّاں بے نیام
تیری اک اک بات تھی لاکھوں تفنگوں کا جواب
جس کو سُن کر غیر منہ میں انگلیاں لیتے تھے داب

تو وحیدِ عصر تھا، قطبِ زماں تھا بیگماں　　صاحبِ تحریر تھا، الفاظ کا بحرِ رواں
دین و ملت کا ہر اک مشکل میں تھا تو پاسباں　　تو نے ہی پہنچا دیا منزل پہ اپنا کارواں
السلام اے وقت کی آنکھوں کے تارے السلام
السلام اے غوثِ اعظم کے دُلارے السلام

اے نسیمِ گلشنِ رضواں بہارِ ہر چمن　　مدحِ احمد میں رہا تو عمر ساری نغمہ زن
اے کہ تیری ذات تھی رونق فزائے انجمن　　فضلِ ربانی تیرے مرقد پہ ہو سایہ فگن
السلام اے بُلبلِ باغِ نبوّت السلام
السلام اے شمعِ بزمِ اہلِ سُنّت السلام

فکرِ عاجز سے ہو کیا ادراکِ عرفانِ رضا　　ہے زبانِ کلکِ خلقت منقبت خوانِ رضا
تھی عطائے صاحبِ لولاک ایمانِ رضا　　ہو ادھر پرتو فگن جو ظلِ دامانِ رضا
تو یہ نسبت ہی مجھے ذرّے سے کر دے آفتاب
میں ہوں ناکارہ گدا اور وہ نہیں رکھتے جواب

محسنِ اہل سُنّت کی کیا بات ہے

سب کے محبوب احمد رضا خاں رضا محسنِ اہل سُنّت کی کیا بات ہے
واصفانِ رسالت تو ہیں اور بھی، پر میرے اعلیٰحضرت کی کیا بات ہے
فیض ہے کو بکو اُن کے افکار کا، ذکر ہر سُو بریلی کے سردار کا
وہ کہ مظہر تھا جو عشقِ سرکار کا، اس کی سچی عقیدت کی کیا بات ہے
سُرخرو نام احمد رضا خاں ہوا، دُشمنوں کی تباہی کا سامان ہوا
اہل سُنّت کے گھر میں چراغاں ہوا، ہیبتِ اعلیٰحضرت کی کیا بات ہے
نعت گوئی کو ایسی دکھائی ہے راہ جس کسی نے سنا بول اٹھا واہ واہ
وہ حقیقت میں ملکِ سخن کے ہیں شاہ سچ ہے یہ اس میں حیرت کی کیا بات ہے
وہ کہاں میں ظہوری کہاں بے نوا، ان کے آگے بھلا میری ہستی ہے کیا
مصطفےٰ جانِ رحمت کی سن کے صدا، سب کہیں ایسی مدحت کی کیا بات ہے

(جناب محمد علی ظہوری قصوری)

لاکھوں کا انتخاب ہے — احمد رضا کا نام
دشمن کا سدِ باب ہے — احمد رضا کا نام
مسلک پہ جس کسی نے — ظہوری کیا ہے وار
میرا فقط جواب ہے — احمد رضا کا نام

شاہ احمد رضا تیری کیا بات ہے

مولانا غلام رسول صاحب غازی کی لکھی ہوئی یہ منقبت ناروول میں گذشتہ یوم رضا کے موقع پر صوفی گل محمد صاحب نے پڑھی اس جلسہ میں بددلی سے واپڈا کے ایک افسر بھی آئے ہوئے تھے رات کو انھیں خواب میں حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ہوئی اور آپ نے انھیں پانچ روپے عنایت فرمائے کہ رات والی منقبت جنھوں نے لکھی ہے یہ پانچ روپے انکو دیدو۔ صبح اٹھکر اس واپڈا کے افسر نے پانچ روپے مولانا غلام رسول صاحب کو کسی کے ہاتھ بھیج دیئے چنانچہ اگلی رات پھر آپ نے اس افسر کو زیارت سے نوازا اور فرمایا کہ پانچ روپے تو ان کو مل گئے ہیں مگر آپ نے انھیں یہ نہیں بتایا کہ یہ کس نے دیئے ہیں اور کیوں دیئے ہیں۔ سبحان اللہ (صوفی محمد عبدالرشید رضوی۔ نارووال)

یوں تو سارے فقیہہ محترم ہیں مگر، شاہ احمد رضا تیری کیا بات ہے
نائب بوحنیفہ سلام آپ پر، عاشق مصطفٰے تیری کیا بات ہے

تیرے در کی ہے جن کو غلامی ملی، غوث اعظم کی ذات گرامی ملی
غوث اعظم ملے مصطفٰے مل گئے، ذات صدق و صفا تیری کیا بات ہے

تیرے در پر جو آئے ولی بن گئے، مانگنے جو بھی آئے غنی بن گئے
تیرے گھر کے گدا مقتدا بن گئے، مرشد اولیا، تیری کیا بات ہے

تیرے ہاتھوں نے جو فیصلے ہیں کیئے، تیرے دشمن ابھی تک ہیں سہمے ہوئے
آج بھی ان کے سینوں میں ہے دیدۂ تیغ حق بے ریا تیری کیا بات ہے

تو نے ظلمت کدے میں اجالا کیا، اہل سنت کا ہے بول بالا کیا
سینوں کو تیری ذات پر ناز ہے، نور حق کی ضیا، تیری کیا بات ہے

ایک غازی بھی ہے تیرے در کا گدا، اس کو گستاخ دشمن کا خطرہ ہے کیا
تیرے در کی غلامی ملی ہے جسے، مفتی و پیشوا تیری کیا بات ہے

آپ کا ہے فیض عام احمد رضا

اہلِ سنّت کا امام احمد رضا
عاشقِ خیر الانام احمد رضا

کس کا وہ منصب علوم دین میں
آپ کا ہے جو مقام احمد رضا

بھر رہے ہیں جھولیاں سارے گدا
آپ کا ہے فیض عام احمد رضا

اعلحضرت جس کو کہتے ہیں سبھی
ہے اسی ہستی کا نام احمد رضا

آپ کے سارے نقوش زندگی
راہبر ہر خاص و عام احمد رضا

آج بھی ہے محفلوں میں جسکی گونج
ہے وہ تمہارا کلام احمد رضا

دین کے چوروں کو کرنا بے نقاب
تھا تمہارا ہی تو کام احمد رضا

اس نے پایا عشق محبوبِ خدا
جس نے پایا تیرا جام احمد رضا

بریلوی ہیں ہم کیونکہ آپ کا
تھا بریلی میں قیام احمد رضا

مجھ کو کر لیں اپنے بردوں میں شمار
میں بھی ہوں تیرا غلام احمد رضا

منقبت لکھتا ہے قاسم آپ کی
دے دیں اس کو بھی انعام احمد رضا

سویا ہوا ہے علم کا سُلطان بریلی میں

سویا ہوا ہے علم کا سلطان بریلی میں
اس لیئے ہے چشمۂ فیضان بریلی میں
ملتی ہے جس کو جائے امان بریلی میں
ملتا ہے اُسے تازہ ایمان بریلی میں

کھلی ہے آج بھی وہ دکان بریلی میں
ملتی ہے جس سے زرِ ایمان بریلی میں
پھیلی ہے ہر طرف جس کے گلوں کی خوشبو
پھُولا ہوا ہے آج وہ بُستان بریلی میں

بریلی کی یہ کرامت ہے مشہورِ زمانہ
کہ ہو جاتا ہے مضبوط ایمان بریلی میں
تحفے اُسے اکرام کے ملتے ہیں ہمیشہ
رہتا ہے جو خوش بخت انسان بریلی میں

بنتا ہے وہ حزب اللہ کا جانباز سپاہی
پڑھ لکھ کے جو ہوتا ہے جوان بریلی میں
ہوتے ہیں سیراب سبھی جس کے کرم سے
بٹتا ہے ہمیشہ وہ فیضان بریلی میں

کہتی ہے جسے خلقِ خدا اعلیٰ حضرت
رہتی ہے وہ ہستی ذیشان بریلی میں
پیدا ہو روحِ تن نعتِ نبی میں
اے کاش لکھوں جا کے میں دیوان بریلی میں

چلا جاتا ہے قاسم جو دربار میں ان کے
مٹ جاتے ہیں سبھی اسکے ارمان بریلی میں

وہ جن کا نام ہے احمد رضا مجدّدِ دیں

نبی کا نور ہے جلوہ فگن بریلی میں
نہ جانے کون سی پھوٹی کرن بریلی میں

وہ جن کا نام ہے "احمد رضا" مجدّدِ دیں
ہیں لیٹے آج بھی اوڑھے کفن بریلی میں

فضائے عالم بھی اس سے مہک مہک اٹھی
بسایا آپ نے ایسا چمن بریلی میں

یہی وہ ذات ہے جس نے فلاح کی خاطر
چلایا مسلکِ حق کا مشن بریلی میں

کلام ان کا امامُ الکلام ہے بے شک
سخن تو کیا ہے؟ ہے جانِ سخن بریلی میں

کہاں کہاں سے عقیدت کے پھول لے لیکر
مچائے دھوم ہیں اہلِ سُنَن بریلی میں

سلام آپ کے روضے پہ پیش کرنے کو
جھکا ہے دیکھئے چرخِ کہن بریلی میں

کھلا ہے آج بھی دربار مفتیٔ اعظم
سحابِ فیض ہے سایہ فگن بریلی میں

انھیں کے در کی گدائی ضیائی مل جائے
ہے روح طیبہ میں اور جن کا تن بریلی میں

خراجِ عقیدت

از فخرِ خاندان و سلسلہ رشیدیہ نبیرہ حضور شاہجی میاں سلطان القرار حضرت علامہ مولانا مولوی الحاج
حافظ شاہ قاری غلام محی الدین خانصاحب قبلہ مدظلہ العالی خطیب شیری پیلی بھیتی خلیفہ مفتی اعظم
ہند و مہتمم مدرسہ اشاعۃ الحق ہلدوانی ضلع نینی تال

اے امام احمد رضا اے سنیوں کے تاجدار — اے رضائے احمد مختار کے آئینہ دار
حافظ آئینۂ تعظیمِ شانِ مصطفےٰ — پاسبان احترام سنتِ خیر الورےٰ
مظہرِ خلقِ شہِ رحمت سراپا السلام — پیکرِ عشقِ نبی الفت سراپا السلام
تیری حق گوئی نے حق کا بول بالا کر دیا — دور کرکے ظلمت باطل اُجالا کر دیا
ذرہ ذرہ ہے تری تدقیق کا ماہ و نجوم — قطرہ قطرہ ہے تری تحقیق کا بحر العلوم
غیر بھی قائل تھے تیری فکر کی پرواز کے — پر کتر ڈالے تھے تو نے اہل حرص و آز کے
تجھ پہ تھا فیض کمال الفت خیر الانام — بالیقیں جس نے بنایا تجھ کو ہر فن کا امام
تو نے ہر طوفان میں پیدا کنارا کر دیا — کشتیٔ باطل کو غرقِ موجِ دریا کر دیا
تجھ میں بھی اس دور میں شان بلالی جلوہ گر — عدل فاروقی پہ ہر دم رہتی ہے تیری نظر
دہر میں شہرہ ہے تیرے فتوئ بے لوث کا — غوث کا سایہ ہے تجھ پر تو ہے سایہ غوث کا
قلعے جو جو تھے بنائے ضالّ کی فوج نے — کر لئے سب فتح وہ تیرے قلم کے اوج نے
آج ہے ممنون تیری رونق ہر خانقاہ — آج ہر درگہ کی پہرہ دار ہے تیری سپاہ
بارشِ انوار جب کرتی تری طبع رسا — ایک اک مطلع سے بنتا تھا قصیدہ نور کا
پیشِ باطل نام لیوا بھی نہیں جھکتا ترا — شیر کو بھی خطرے میں لاتا نہیں کتا ترا

آج بھی ہے یہ خطیب اس فخر سے سر بر فلک
مفتیٔ اعظم میں ہے تیرے تری تیغی جھلک

رحمتِ پروردگار احمد رضا

از فخر القراء حضرت حکیم حافظ قاری رفیق احمد صاحب زید مجدہٗ قادری شیری پیلی بھیتی

باغِ سرور کی بہار احمد رضا — ہیں علی کی ذوالفقار احمد رضا
باغِ دیں کا ہیں نکھار احمد رضا — کون ہے وجہِ بہار احمد رضا
دین و سنت کی حفاظت کیلئے — ہو گئے دل سے نثار احمد رضا
اور بھی ہمعصر عالم تھے مگر — آپ سب میں باوقار احمد رضا
مخربِ دیں کے لئے ہیں قہرِ رب — کرتے ہیں سُنّی سے پیار احمد رضا
تا ابد نازل ہو تیری قبر پر — رحمتِ پروردگار احمد رضا
ساکنانِ ہند اور اہلِ عرب — آپ کے ہیں جاں نثار احمد رضا
متحد ہیں آج پھر اعدائے دیں — پھر ہوا ان میں انتشار احمد رضا
سنّیوں کو کیوں ہو خطرہ اے رفیق
جب ہیں ان کے تاجدار احمد رضا

آپ کی ذات عکسِ پیمبر

از فقیر مصطفوی محمد امانت رسول رضوی برکاتی قادری غفرلہٗ القوی

آپ [illegible] ثِ اعظم کے مظہر سیدی مرشدی اعلیٰحضرت — آپکی شان اللہ اکبر سیدی مرشدی اعلیٰحضرت
جب [illegible] ت ہوئی روزِ شنبہ اور شوال کا تھا مہینہ — تھی صدی بارہویں سن بہتر سیدی مرشدی اعلیٰحضرت
تم نے [illegible] زیادہ کتابیں حرف چون بر [illegible] لکھیں — آپ کی ذات شمعِ منور سیدی مرشدی اعلیٰحضرت
شاہ دیدار علی اہلِ باطن ڈاکٹر ضیا ماہرِ فن — تیری چوکھٹ پہ خم کر گئے سر سیدی مرشدی اعلیٰحضرت
ہیں فدا تجھ پہ اے مرشدِ من جسکے ہاتھوں میں ہے تیرا دامن — کیوں نہ قسمت کا ہو وہ سکندر سیدی مرشدی اعلیٰحضرت
دامنِ مصطفیٰ ہاتھ آیا سر پہ ہے غوثِ اعظم کا سایہ — ہو بھلا پھر کوئی خوف کیونکر سیدی مرشدی اعلیٰحضرت

آپکی کیا کرے کوئی مدحت نائبِ غوث دریائے رحمت   آپکی ذات عکسِ پیمبر سیدی مرشدی اعلیٰحضرت
تیرے دربار میں آتے جاتے طلبِ فیض کو فیض پاتے   قطب و ابدال بھی اور قلندر سیدی مرشدی اعلیٰحضرت
اعلیٰحضرت کے رتبے پہ آؤ جھولیاں اپنی بھر بھر کے جاؤ   در پہ بنتے ہیں بگڑے مقدر سیدی مرشدی اعلیٰحضرت
اک طرف دشمنِ دین آقا اک طرف حاسدیں ہوں میں تنہا   المدد المدد بندہ پرور سیدی مرشدی اعلیٰحضرت
سب کے سب ہو گئے مقہور خائف کیا بگاڑیں گے منکر مخالف   ہم پہ ہیں آپ جب سایہ گستر سیدی مرشدی اعلیٰحضرت
تم نے بدمذہبوں سے بچاکر تم نے قائم رکھا سنیت پر   ہے تمہارا یہ احسان ہم پر سیدی مرشدی اعلیٰحضرت

ازپئے مصطفیٰ جانِ رحمت ہے یہی بس دعائے امانت
ہر گھڑی رحمتِ حق ہو تم پر سیدی مرشدی اعلیٰحضرت

فقیہہ اعظم فخرِ زماں احمد رضا تم ہو   مقام فقہ میں عرش آستاں احمد رضا تم ہو
بہارِ گلشنِ عرفانیاں احمد رضا تم ہو   نگارِ محفلِ دانش وراں احمد رضا تم ہو
طریقت میں امیرِ سالکاں احمد رضا تم ہو   شریعت میں سفیرِ عارفاں احمد رضا تم ہو
غلامِ خواجۂ کون و مکاں احمد رضا تم ہو   امامِ خواجگانِ نکتہ داں احمد رضا تم ہو
جہاں اک عالمِ علم زباں احمد رضا تم ہو   وہاں اک شاعرِ معجز بیاں احمد رضا تم ہو
خدا کی حمد میں رطب اللساں احمد رضا تم ہو   محمد مصطفیٰ کے مدح خواں احمد رضا تم ہو
لگائے دشتِ عصیاں میں حدائق تم نے بخشش کے   عجب کیا ہے؟ گر بہارِ جناں احمد رضا تم ہو

مجدد بھی، مفسر بھی، محدث اور مفتی بھی
[illegible] احمد رضا تم ہو

محئ سنّت اعلیٰحضرت

تاجدار اہلسنت شہزادۂ اعلیٰحضرت جانشین غوث و خواجہ مظہر امام اعظم ابو حنیفہ قطب زمانہ حضور مفتی اعظم ہند قبلہ نوری دام ظلہ النورانی

تم ہو سراپا شمعِ ہدایت محئ سنت اعلیٰحضرت
بحرِ علم و چشمۂ حکمت محئ سنت اعلیٰحضرت
کردی زندہ سنتِ مردہ دینِ نبی فرمایا تازہ
اس سے راضی رب و نبی ہو جس سے آقا تم راضی
کیوں نہ بجے عالم میں ڈنکا آپکے علم و فضل کا آقا
مرکزِ حلقۂ اہلسنت معدنِ علم و فضل و کرامت
پھوٹ رہے ہیں تخمِ بدعت پھول رہی شاخِ ضلالت
زیر قدم تھے ہم جو تمہارے گویا جنت میں تھے سارے
ہوگئی دنیا دوزخ گویا ہجر کی تپ نے ایسا پھونکا

تم ہو ضیائے دین و ملت محئ سنت اعلیٰحضرت
ہو دریائے فیض و رحمت محئ سنت اعلیٰحضرت
مولیٰ مجددِ دین و ملت محئ سنت اعلیٰحضرت
تم ہو عطائے حضرتِ عزت محئ سنت اعلیٰحضرت
تم نے بجائی دین کی نوبت محئ سنت اعلیٰحضرت
منبعِ فیضِ شاہ رسالت محئ سنت اعلیٰحضرت
رہبرِ امت شیخِ طریقت محئ سنت اعلیٰحضرت
تم جو سدھارے راہئ جنت محئ سنت اعلیٰحضرت
جلوہ دکھا دو دور ہو فرقت محئ سنت اعلیٰحضرت

تم وہ مجسم نورِ ہدایت دور ہے جسکے دم سے ظلمت
ہادئ ملت ماحئ بدعت محئ سنت اعلیٰحضرت

تبرکات

از تاجدارِ مارہرہ سُلطان الاصفیاء مخدوم الاولیاء تاج العلماء حضرت علامہ مولانا حافظ قاری مفتی الحاج الشاہ سید اولادِ رسول محمد میاں صاحب قبلہ قدس سرہٗ سجادہ نشین سرکارِ کلاں مارہرہ مطہرہ ایٹہ

شمع بزمِ اولیاء احمد رضا — نور چشم اتقیا احمد رضا
رہبر راہ ہدیٰ احمد رضا — حق رسا و حق نما احمد رضا
دینِ احمد کا مجدد بالیقیں — سچا عبد المصطفےٰ احمد رضا
حامئ سنّت امام سنیاں — سرورِ اہلِ صفا احمد رضا
غرقِ بحرِ شرع از سرتا بپا — حبِّ احمد میں فنا احمد رضا
فضلِ غوث اعظم و بو الفضل سے — دونوں کا مظہر بنا احمد رضا
عالمانِ دیں ادب تیرا کریں — اصفیا مدحت سرا احمد رضا
علم تیرا بحر ناپیدا کنار — ظلِ علم مرتضےٰ احمد رضا
تیرے مرشد میرے اجدادِ کرام — ان کا تو مظہر بجا احمد رضا
تیری الفت میرے مرشد نے مجھے — گھٹی میں دی ہے پلا احمد رضا
میرے مرشد کے تصدق میں ملی — مجھ کو یہ تیری ولا احمد رضا
مجھ پہ بیحد تھا ترا لطف و کرم — ہے بھی اور ہو بھی سدا احمد رضا
فیض مرشد سے ہے یہ نعمت ملی — میں ہوں تیرا تو مرا احمد رضا

لاکھ حاسد کچھ کہیں لیکن فقیر
تیرا تیرا ہے ترا احمد رضا

عدو کو بھی نظر آئی جلالت اعلیٰحضرت کی

زہے یہ صولت و رعب و جلال احمد رضا خاں کا
کہ منکر بھی ہے مدّاحِ خصال احمد رضا خاں کا

عدو کو بھی نظر آئی جلالت اعلیٰ حضرت کی
اگر انصاف سے دیکھا کمال احمد رضا خاں کا

لرز جاتے ہیں منکر آج بھی سنتے ہی نام اُن کا
اگرچہ ہو چکا ہے انتقال احمد رضا خاں کا

بفضل اللہ مجھے بھی ہے عقیدت اعلیٰحضرت کی
ہے میرے گوشۂ دل میں خیال احمد رضا خاں کا

ہمارے واسطے راہِ ہدایت کو کیا روشن
ہے احسان ہم پہ بھی لازوال احمد رضا خاں کا

وصالِ مصطفےٰ کا ہے ذریعہ آپ کی نسبت
سند ہے نیک بختی کی وصال احمد رضا خاں کا

تھا مقصودِ حیات اُن کا حمایت دینِ خالق کی
یہ کیا کم ہے؟ ذرہ سوچو کمال احمد رضا خاں کا

چمکتے ہیں اُسی کے نور سے سینے غلاموں کے
جو جلوہ بار تھا اک دن جلال احمد رضا خاں کا

بنادے گا ہمیں عشقِ رسُولِ پاک کا محور
تصورِ اعلیحضرت کا خیالِ احمد رضا خاں کا

دعا ہے ایک دن ہم کو بھی خوش نصیبی ہیں
دکھادے خالقِ اکبر جمالِ احمد رضا خاں کا

کرم بٹتا ہے قاسم آج بھی ان کا زمانے میں
ہے جاری ہر طرف جود و نوالِ احمد رضا خاں کا

درسِ حُبِّ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے ملتا جہاں

طالبِ دینِ حق واعظِ محترم دین و ملت کا دھارا بریلی میں ہے
درسِ حُبِّ نبی ہے ملتا جہاں وہ درخشاں ادارہ بریلی میں ہے
مرکزِ اہلِ سُنّت منور چمن آشیاں دین کا ہے وہ نوری کرن
اہلِ ایمان کو جس سے ملے تازگی، پُر حسین وہ منارا بریلی میں ہے
زمرۂ باصفا میں جو شامل کیا، طاعتِ مصطفےٰ کا سبق دیدیا
دین کے باغیوں سے جو واقف کیا سُنّیوں کا وہ پیارا بریلی میں ہے
ہر ولی اور خواجہ قطب غوث کا کر دیا جس نے گرویدہ بتبیک ہمیں
منکروں کیلئے ہے جو تیغ و سپر راہبر وہ ہمارا بریلی میں ہے
ڈوبنے والا تھا بحرِ ظلمات میں نور ڈالا وہ دامن ملا ہاتھ میں
غوث کا جس پہ سایہ ہے جلوہ فگن وہ حسین ماہ پارا بریلی میں ہے

تعالیٰ اللہ بڑا اونچا مقام اعلیٰ حضرت ہے

تعالیٰ اللہ بڑا اونچا مقام اعلیٰ حضرت ہے
سرِ فہرستِ اہلِ علم نام اعلیٰ حضرت ہے

سراپا عشقِ مصطفوی کلام اعلیٰ حضرت ہے
شرابِ عشق سے لبریز جام اعلیٰ حضرت ہے

ہیں مےکش اعلیٰ حضرت کے بنے ساقی زمانے کے
جہاں میں آج بھی فیضانِ عام اعلیٰ حضرت ہے

محقق بہت پیدا ہو چکے ہیں دورِ حاضر میں
مگر سب کی نظر میں نقشِ گام اعلیٰ حضرت ہے

جہاں پر سر جھکایا آ کے سارے علم والوں نے
وہ سنگِ آستانِ بابِ بام اعلیٰ حضرت ہے

پڑھا جائے نہ کیسے اہلِ سنّت کی محافل میں
بہت پُر کیف لطف آور سلام اعلیٰ حضرت ہے

ہے قاسم کے گلے میں بھی یہ پٹہ اعلیٰ حضرت کا
زہے قسمت یہ قاسم بھی غلام اعلیٰ حضرت ہے

مولانا ابوالمکرم احمد حسین قاسم الحیدری الہاشمی مدظلہ
سہنسہ ضلع کوٹلی

اعلیٰحضرت مجدّدِ ملّت

قبلۂ دین و کعبۂ ایماں، اعلیٰ حضرت مجدّدِ ملّت!
راحتِ قلب، رحمتِ یزداں، اعلیٰ حضرت مجدّدِ ملّت!

دشمنِ دشمنانِ دینِ متیں، آپ ہیں یارِ یارِ غارِ نبی ﷺ
صدقِ صدیقؓ ہے زباں پہ رواں، اعلیٰ حضرت مجدّدِ ملّت!

فخرِ شمشیر ہے قلم ایسا، سر قلم جس سے نجدیّت کا ہُوا
عدلِ فاروقیتؓ ہے تجھ سے عیاں، اعلیٰ حضرت مجدّدِ ملّت!

حرمتِ دیں پہ حرف جب آیا، کام آئی تری حمیّت ہی
ہر لقب شرم و غیرتِ عثماںؓ، اعلیٰ حضرت، مجدّدِ ملّت!

پنجۂ ابلیس کا مروڑا ہے تو نے ناموسِ مصطفےٰ کی قسم!
جراٴتِ حضرتِ علیؓ کا نشاں، اعلیٰ حضرت مجدّدِ ملّت!

غوث الاعظم کے عاشقِ صادق، دینِ اسلام کا ستون ہو تم
اُلفتِ اہلِ بیت پر قرباں، اعلیٰ حضرت مجدّدِ ملّت!

جب بڑھا ارضِ ہند کی جانب فتنۂ نجدیت کا سیلِ رواں
تھا قلم تیرا سدِّ بر طوفاں، اعلیٰ حضرت مجدّدِ ملّت!

تیری تاریخ ساز ہستی نے زورِ نجدیت کو توڑ دیا
عہدِ حاضر پہ ہے ترا احساں، اعلیٰ حضرت مجدّدِ ملت!

بوحنیفہؒ کے علم کا جوہر، غوث اعظمؒ کے فقر کا گوہر
نافعِ دین و دافعِ عصیاں، اعلیٰ حضرت مجدّدِ ملت!

حنفیتؒ کے حسین گلشن کو اپنے تازہ لہو سے سینچا ہے
اہلِ سنّت ہیں آپ پر نازاں اعلیٰ حضرت مجدّدِ ملت!

اجتہادی صلاحیت تیری دورِ حاضر پہ ہو گئی حاوی،
عہدِ نو کے سکون کا ساماں اعلیٰ حضرت مجدّدِ ملت!

جن مسائل میں اختلاف ہوا، کیسی خوبی سے اُن کو سلجھایا
دردِ ملت کا آپ ہیں درماں، اعلیٰ حضرت مجدّدِ ملت!

کفر و الحاد کے اندھیروں میں ہو ضیائے چراغِ مصطفوی
دینِ حق کے ہو نیّرِ تاباں اعلیٰ حضرت مجدّدِ ملت!

مصطفیٰ کا ادب سکھاتے ہیں، راہِ عشقِ نبیؐ دکھاتے ہیں
اُلفتِ اہلِ بیت پر نازاں اعلیٰ حضرت مجدّدِ ملت!

جذبۂ عشقِ مصطفیٰ کے طفیل پلصراطِ ادب سے گزرے ہیں
ترجمانِ حقائقِ قرآں اعلیٰ حضرت مجدّدِ ملت!

خوب کھولے دقائقِ قرآں، ترجمہ ہے سلیس اور آساں
راہبرِ راہِ منزلِ عرفاں، اعلیٰ حضرت مجددِ ملت!

آپ علمِ حدیث کے ماہر، آپ کی ذات فخرِ علمِ رجال
حافظہ بے مثال و بے پایاں، اعلیٰ حضرت مجددِ ملت!

اے کہ تو فخرِ بوحنیفہ ہے ناز ہے تجھ پہ خود فقاہت کو
کون تجھ سا ہے مفتیٔ دوراں: اعلیٰ حضرت مجددِ ملت!

بارہ جلدوں میں موجزن پایا وہ فقاہت کا بحرِ بے پایاں
ہے فتاویٔ رضویہ عنواں، اعلیٰ حضرت مجددِ ملت!

ڈاکٹر سر ضیاء الدین جیسے ماہرِ فن نے استفادہ کیا
اے ریاضی کے بحرِ پایاں! اعلیٰ حضرت مجددِ ملت!

آپ فنِ عروض کے ماہر، سب سے مقبول نعت گو شاعر
حسنِ کامل ہے آپ کا دیواں اعلیٰ حضرت مجددِ ملت!

آپ کے ذہن کے شکنجہ میں قید تھے نصف صد علوم و فنون
علم و حکمت ہے آپ پر نازاں اعلیٰ حضرت مجددِ ملت!

ایک ہزار آپ نے لکھیں کتب جن میں بکھرے ہیں علم کے موتی
عقل ہے اہلِ علم کی حیراں، اعلیٰ حضرت مجددِ ملت!

آپ گنجینۂ حقائق ہیں اور خزینہ بھی ہیں دقائق کا
حکمتِ لازوال و بے پایاں اعلیٰ حضرت مجددِ ملت!

زہد و تقویٰ و عشق و اُلفت کی آپ کی ذات اک مرقع تھی
جس کا کوئی نہیں مقابل یاں اعلیٰ حضرت مجددِ ملت!

درس و تدریس کے فرائض کو آپ نے کم سنی میں اپنایا
ابتدا سے تھا فیضِ علم رواں اعلیٰ حضرت مجددِ ملت!

تھے جب علماء سُو گدائے فرنگ اور کچھ تھے اسیرِ زلفِ ہنود
تو نے دو قوم کا کیا اعلان اعلیٰ حضرت مجددِ ملت!

تیرے افکار ہی سے اے ہادی! ہم نے جیتی ہے جنگِ آزادی
تیرا احساں ہے یہ "پاکستان" اعلیٰ حضرت مجددِ ملت!

حرمتِ دامنِ نبی کی قسم اہلِ سُنّت کا عہد ہے کاوشؔ!
اب نہ چھوڑیں گے آپ کا داماں اعلیٰ حضرت مجددِ ملت!

نتیجۂ فکر

پروفیسر فیاض احمد خان کاوشؔ مدظلہٗ
(میر پور خاص سندھ)

بے یقینی کو دور کر دیجئے میرے خشک تہی کو بھر دیجئے
ساغروں میں ساقی مرے [illegible]
اعلیٰ حضرت مجدد ملت

منقبت اعلیٰحضرت

(مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خانصاحب بریلوی علیہ الرحمۃ)

(از جناب سید محمد ایوب صاحب رضوی بریلوی)

اہلِ سُنّت پہ ہے بارِ احساں تیرا
نائبِ مصطفےٰ شاہ احمد رضا

دودھ کا دودھ پانی کا پانی کیا
کس نے تیرے سوا شاہ احمد رضا

تیرے مشتاق نادیدہ ہیں سینکڑوں
محوِ حسنِ لقا شاہ احمد رضا

دوست دشمن کی تھی کچھ نہ ہم کو خبر
تو نے ظاہر کیا شاہ احمد رضا

ایک ہیں کیا ہزاروں ہیں شیدا تیرے
بندگانِ خدا شاہ احمد رضا

پوچھے اللہ والوں سے رُتبہ تیرا
مرحبا مرحبا شاہ احمد رضا

سچ تو یہ ہے کسوٹی ہے ایمان کی
ہے کھرے سے کھرا شاہ احمد رضا

گھُٹ گھُٹا گھُٹ گھُٹا کر حسد میں مریں
تیرے دشمن سدا شاہ احمد رضا

کوئی منصور اعدا میں ہو کس طرح
شیرِ شبیرِ خدا شاہ احمد رضا

گُل ہزاروں کھلے گلشنِ دہر میں
پھُول اعلیٰ کھلا شاہ احمد رضا

آستانہ تیرا چھوڑ جائیں کہاں
تیرے در کے گدا شاہ احمد رضا

مجھ کو جو کچھ ملا تیرے در سے ملا
واہ کیا ہے عطا شاہ احمد رضا

خوفِ محشر اور ایوب رضوی تجھے
آپ لیں گے بچا شاہ احمد رضا

(رحمۃ اللہ علیہ)

فخر العلماء، تاج الفقہا، سلطان قلم قربان جاؤں

بے پردہ حجاب پردہ تھا، اے پردہ نشیں اب کیا پردہ
للہ نقاب رخ اٹھ جا، چشموں سے یہ چشمے ہوں جاری

قلیل منام برائے نام، یونہی تقلیل طعام وکلام
تھی غذائے روح کتب بینی یا رقمطرازی شب ساری

ہفتادن دن غذا تو غذا، دانہ بھی زباں پر نہیں رکھا
آخر اصرار سے مان لیا کہ پھر رمضان کی تھی باری

جب ضعف و نقاہت بڑھنے لگے تو کرسی پر مسجد آتے تھے
پڑھتے تھے نوافل بھی کھڑے ہو کر کرتی تھی عصا خدمت گاری

ہم پاؤں پسارے سوئے رہے جو کام کے دن تھے کھوئے رہے
جس کا جتنا بھی ظرف تھا، بھر کر بھر لی جھولی بھاری

افطار سدا پانی سے کیا، سنتے تھے قرآن لے کے عصا
بہر حال نمازیں کرتے ادا مسجد میں جماعت سے ساری

بس روحانی اک قوت تھی، ورنہ کس میں یہ ہمت تھی
بے کھانے کے صائم رہنا پھر لکھتے رہنا شب ساری

اس لانبی تانیوالے نے، جتنی بھی کمائی کمائی تھی
کس بنتے بنتے ہاتھوں سے دریا دل نے ہم پر واری

فخر العلماء تاج الفقہا سلطان قلم قربان جاؤں
قوم جن کے قبضوں میں احکام ناطق تھے جاری

برسوں کے جاگے مسافر کو، اب تو آرام سے سونے دو
کیوں کچی نیند جگاتے ہو موقوف کرو آہ و زاری

ایوب امراض کی فکر تجھے وہ شافی ہے وہ کافی ہے
ہاں قل، کا وقت قریب آیا باقی ہیں مناقب یہ کاری

۲

منقبت شریف

آپ ہیں شیخ الاسلام والمسلمین ۱۳۴۰ھ

سیّدی مرشدی شاہ احمد رضا

۱

(۱) زُبدۃُ العارفین قُدوۃُ السالکین سیدی مرشدی شاہ احمد رضا
باخدا عاشقِ سیدالمرسلین، سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۲) روزِ شنبہ دہم ماہ شوال کی ظہر کا وقت تھا جب ولادت ہوئی
سن بہتّر تھی اور تھی صدی بارہویں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۳) سہ برس ہی میں بسم اللہ خوانی ہوئی لام الف میں نے جب پڑھ لیا پہلے ہی
آیا دوبارہ کیوں تم نے پوچھا وہیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۴) پرتوِ بوحنیفہ عکسِ غوث الوری آپ کی ہر ادا سنتِ مصطفےٰ
آپ ہیں شیخ الاسلام والمسلمیں ۱۳۴۰ھ سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۵) علم و عرفان کی کتنی نہریں بہیں تم نے دس سو سے زیادہ کتابیں لکھیں
ہو صدی چودھویں کے مجدد تمہیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۶) چودھواں سال تھا جبکہ فارغ ہوئے اور صدی چودھویں کے مجدد ہوئے
فخر کرتی ہے تم پر صدی چودھویں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۷) اپنی ٹوپی تجھے دیں تری اوڑھ لیں حضرتِ فضلِ رحمٰن اور یوں کہیں
نور ہی نور ہے تجھ میں جلوہ گزیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۸) آپ [illegible] ہر علم [illegible] میں [illegible] مستفیض آپ سے ہیں سبھی [illegible]
آپ ہیں نائب خاتم المرسلیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۹) متفکر تھے مدت سے آلِ رسول آج کیا لائے دنیا سے ہیں کیا میرے [illegible]
روزِ محشر اگر پوچھا رب نے کہا سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۱۰) فکر الحمد للہ ہوئی دور اب گر قیامت میں پوچھیگا مجھ سے وہ رب
پیش کر دوں گا احمد رضا کو وہیں پیارے مرشدی شاہ احمد رضا

(۱۱) بہر تعظیم مجذوب چُپ شاہ میاں اور جیسی کمبل ڈھکیں سر کو بے گماں
ہوں کھڑے آپ کے واسطے محی دیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۱۲) جانتے تھے تجھے قطب و ابدال سب تیرا کرتے تھے مجذوب سالک ادب
تیری چوکھٹ پہ خم اہلِ دل کی جبیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۱۳) بیعت ہونے جو شہ جی میاں سے چلیں شاہ یعقوب علی اُن سے شہ جی کہیں
تیرے مرشد ہیں احمد رضا جا وہیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۱۴) شاہ جی بابا فرمائیں جنکو ولی قادری رضوی حافظ وہ یعقوب علی
ہیں مرید و خلیفہ ترے بالیقیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۱۵) کر کے دیدار دیدارِ علی کہہ اُٹھے آپ ایسے ہیں روشن ضمیر آپ کے
لوحِ محفوظ ہے پیشِ چشمِ مبیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۱۶) وصی احمد محدث ترے مدح خواں شاہ شہ جی میاں تھے ترے قدرداں
اے فقیہ زماں نائب شاہ دیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۱۷) شاہ عبد الاحد تاج اہلِ سنن شاہ امجد علی وہ فقیہ زمن
ہیں مرید و خلیفہ ترے بالیقیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۱۸) خیبر میں جن کا مسکن وہ قطب زمن ظفر الدین وہ دلِ انجمن
تیرے شاگرد ہیں بالیقیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۱۹) شاہ دیدار علی شاہ عبدِ علیم، مولوی لعل شہ اور بخشِ رحیم
ہیں مرید و خلیفہ ترے بالیقیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۲۰) شاہ عبد السلام اور برہانِ حق شاہ محمود جاں بو سراج عبدِ حق
ہیں مرید و خلیفہ ترے بالیقیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۲۱) وہ محدث کچھوچھے کے آقائے مَن سیدی احمد اشرف وہ فخرِ وطن
تیرے شاگرد ہیں بالیقیں بالیقیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۲۲) حیرت انگیز تھی قوتِ حافظہ ہے کرامت ہر اک آپ کا واقعہ
آپ کا دورِ حاضر میں ثانی نہیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۲۳) حیرت انگیز تھی قوتِ حافظہ صرف اک ماہ میں حفظِ قرآں کیا
آپ کا دورِ حاضر میں ثانی نہیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۲۴) وہ علی بخش رضوی وہ میلاد خواں اُن پہ شہ جی میاں یوں ہوئے مہرباں
آپ ہی نے تو بھیجا تھا اُن کے تئیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۲۵) بیعت ہونے جو شہ جی میاں سے چلیں یعنی شہ میرخاں اُن سے شہ جی کہیں
تیرے مرشد بریلی میں ہیں جا ملیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۲۶) قبل از وقت فرمائیں شہ جی میاں مدد وہ بچھڑ لیگا تم ہی ہوئے قطبِ زماں
صد سلام آپ پر ہوں اے قطبِ زمیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۲۷) حرمین شریفین کو جب گئے اعلیٰحضرت مجدد پکارے گئے
عرب و ہند میں خوب دھومیں مچیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۲۸) مفتیانِ عرب سندیں تجھ سے لیں تیری تعظیم اہلِ حرم بھی کریں
شاہ بطحا کا تجھ کو کہیں جانشیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۲۹) ڈاکوؤں کو لے شاہ رضا قادری کی عطا آپ نے دولتِ ایمان کی
غوث اعظم کے ہو مظہر و جانشیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۳۰) تم نے بد مذہبی سے بچا کر شہادولتِ دینِ اسلام کردی عطا
غوث و خواجہ کے ہو مظہر و جانشیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۳۱) آپ ہیں وارثِ انبیاء باخدا آپ نے جو کہا ہو وہی ہو گیا
مُستجَابُ درِ احکم الحاکمیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۳۲) اک رسالے کو پڑھتے تھے شاہِ رضاؔ اس میں مذکور تھے سابقہ اولیاء
کتنے ہی روز اُن سب نے کھایا نہیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۳۳) سنتِ اولیاء پر عمل کر کے پھر اعلحضرت، اُسی روز سے چھوڑ کر
کھانا چھبیس دن تم نے کھایا نہیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۳۴) مسئلے میں ریاضی کے اٹکے کہیں حل کیا بہت کچھ پر ہوا حل نہیں
سرضیا پہنچے پھر آپ ہی کے قریں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۳۵) ایک لمحے میں حل مسئلے کو کیا مرحبا مرحبا کہہ اٹھے سرضیا
آج دیکھا ہے علمِ لدنی کہیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۳۶) وہ ضیا جن کا شہرہ تھا آفاق میں طفلِ مکتب ہیں وہ تیری سرکار میں
فخر کرتی ہے تجھ پر صدی چودھویں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۳۷) پیر سید جماعت علی سے کہا خواب میں شاہ غوث الوریٰ نے مرا
ہے بریلی میں احمد رضا جانشیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۳۸) جب غم و رنج میں نام تیرا لیا کیا بتاؤں کہ کیا حال میرا ہوا
سچ تو یہ ہے کہ کلیاں دلوں کی کھلیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۳۹) آپ مشکل کشا ہیں بفیضِ علی باخدا سخت سے سخت مشکل ٹلی
اعلحضرت مدد کن کہا جب کہیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۴۰) حکم پھانسی کا امجد علی کو ہوا آپ نے اپنے لب سے رہا کر دیا
طاقتیں ایسی ایسی تمہیں رب نے دیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۴۱) دیکھ کر آپ کو کہہ اٹھے سر پھرے آپ ایسے ہیں روشن ضمیر آپ کے
لوح محفوظ ہے پیشِ چشمِ مبیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۴۲) بچپنے میں ہوئی شیخ کی موت جب آپ نے کر دیا زندہ باذنِ رب
آپ کو طاقتیں ایسی ایسی ملیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۴۳) سندیں حضرتِ خواجہ احمد کو بھی سلسلے کی احادیث و اعمال کی
غوثِ اعظم کے ارشاد پر تم نے دیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۴۴) اشرفی سلسلے کے مسلّم امام وہ میاں اشرفی واجب الاحترام
قطبِ ارشاد تجھ کو کہیں مجی دیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۴۵) حجتِ دینِ اسلام حامد رضا شکلِ پر نور ہمشکلِ غوث الوریٰ
آپ کے نامور مظہر و جانشیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۴۶) مفتیٔ اعظمِ ہند ابن رضا دیکھنے سے جنہیں یاد آئے خدا
شکل و صورت ہے ان کی عجب دلنشیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۴۷) ہجری تیرہ سو چالیس (۱۳۴۰) تھی وقتِ ظہر جمعہ کا دن تھا تاریخ پچیس صفر
چل دئیے آپ پھر سوئے خلدِ بریں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۴۸) غوثِ اعظم بھی ہوں اور خواجہ پیا سبز گنبد ہو پیشِ نظر یا خدا
آپ کلمہ پڑھائیں دمِ واپسیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۴۹) بندۂ غوث و خواجہ ضیاء الرضا مفتیٔ اعظم ہند کا ہے گدا
خوف دنیا و عقبیٰ کا اس کو نہیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۵۰) خستہ جاں محمد امانت رسول پیش کرتا ہے یہ منقبت ہو قبول
سوئے من از نگاہِ عنایت ببیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

منقبت بحضور امام احمد رضا خاں

از ڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم فرخی صاحب سابق رجسٹرار و صدر شعبہ اردو جامعہ کراچی

امام احمد رضا علم و سعادت کا سمندر ہیں
امینِ دولتِ حق رہبرِ راہ پیمبر ہیں

ضائعِ خانۂ عالم میں ہیں گل کاریاں ان سے
ضیاءِ خواجۂ عالم سے ممتاز و منوّر ہیں

ان ہی کے فیض سے رخشاں ہیں راہیں دین و دانش کی
ان ہی کا فیض ہے اب تک کہ یہ راہیں منوّر ہیں

وہ اعلیٰ حضرت اعلیٰ مرتبت فہم و ذکا فطرت
یہ راہیں ان کی نسبت ہیں کہ وہ حق گوئی کے پیکر ہیں

جمالِ حرفِ معنی ہیں گریزِ لسن ترانی ہیں
وقارِ خوش بیانی ہیں صفیروں میں مفخر ہیں

دیارِ دل میں ان کے فیض سے ہر سُو اجالا ہے
سکونِ قلبِ مضطر ہیں علاجِ دیدۂ تر ہیں

سخن میں تازگی ان سے سخن میں روشنی ان سے
سخن گو ہیں سخن داں ہیں سخن پرور سخن ور ہیں

امامِ عصرِ حاضر شانِ نعمان بن ثابت
چراغِ بزمِ عرفاں ہیں جمالِ حق کا مظہر ہیں

ادائے حق رضا حق عضدِ حق برائے حق
امام احمد رضا کی آئینہ سازی کے جوہر ہیں

کہاں اتنی مجال اسلم کہ میں حرفِ ثنا لکھوں
امام احمد رضا علم و سعادت کا سمندر ہیں

گلہائے محبت

از نبیرہ حضور محدث سورتی حضرت الحاج شاہ ماتا میاں صاحب رضوی پیلی بھیتی علیہ الرحمۃ والرضوان

قطعہ

مدینے سے مجھے آواز یہ آتی برابر ہے — مرے احمد رضا کا نام جو رٹتا برابر ہے
اسی کو منزلِ مقصود مِل جاتی ہے اے ماتا — فدائے اعلیٰحضرت جو ہوا دل سے سراسر ہے

اپنا جلوہ دکھا دیا تم نے — مست و بیخود بنا دیا تم نے
از طفیلِ محدثِ اعظم — پیر احمد رضا دیا تم نے
ماتا محتاج اور بے کس کو
جو دیا بس رضا دیا تم نے

میرے مرشد میرے آقا حضرتِ احمد رضا — جان ایماں جان ماتا حضرتِ احمد رضا
ہے محمد مصطفےٰ بس آپ کی روحِ رواں — اس لئے ہے بول بالا حضرتِ احمد رضا
دم قدم سے آپکے ہے روشنی ایمان کی — ہے کرم حق تعالےٰ حضرتِ احمد رضا
مفلس و نادار تھا اس دارِ فانی میں حضور — خوب پالا خوب پالا حضرتِ احمد رضا
میں کمینہ ہیں سگِ در آپ کا ہوں یا حضور
کیوں نہ ہو آزاد ماتا حضرتِ احمد رضا

منقبت شریف

از فخر سلسلۂ قادریہ بصیریہ مولانا مولوی انتخاب حسین صاحب شیری بصیری قدیری مرادآبادی

مسلکِ اعلیٰحضرت ہی ہے دینِ حق اسکی حد سے جو باہر نکل جائیگا
کل بروزِ قیامت خدا کی قسم دیکھنا وہ جہنم میں جل جائیگا

وارثِ مصطفےٰ نائبِ مصطفےٰ عاشقِ مصطفےٰ شاہ احمد رضا
وقتِ مشکل [illegible]

ہے یہ پیغام سرکار احمد رضا بارگاہِ نبی کے رہو باوفا
ان کے پیغام سے منحرف جو ہوا دینِ حق سے یقیناً پھسل جائیگا

جن کا اسمِ گرامی ہے احمد رضا ہیں وہی اصل میں دین کے پیشوا
مان لیگا انہیں مومنِ باوفا اور منافق کا دل اُن سے جل جائیگا

مخزنِ علم وحکمت ہیں احمد رضا معدنِ خیر و برکت ہیں احمد رضا
قائد اہلسنت ہیں احمد رضا ان کے در پہ جو آئے سنبھل جائیگا

انتخابِ قدیری بروزِ جزا تھام کر دامنِ شاہ احمد رضا
جائیگا جب حضور حبیبِ خدا ان کا دامن پکڑ کر مچل جائیگا

قطعہ

از شاعرِ اسلام اجملؔ سلطانپوری

غبارِ خاکِ پائے اولیا ہوں — غلام حضرتِ احمد رضا ہوں
بنامِ اجملِ سلطانپوری — ثنا خوانِ محمد مصطفیٰ ہوں
صلی اللہ علیہ وسلم

مدحت اعلیٰحضرت

از حضرت مولوی محمد عرفان علی صاحب رضوی بیسلپوری علیہ الرحمۃ

میں کجا اور کجا مدحت اعلیٰحضرت — انچے اونچوں سے سنو رفعتِ اعلیٰحضرت
بحرِ علمی ہوا آفاق میں جاری اُن کا — ساری دُنیا میں ہوئی شہرتِ اعلیٰحضرت
بھاگتے پھرتے ہیں اربابِ ضلالت اُن سے — سب پہ ہے چھائی ہوئی ہیبتِ اعلیٰحضرت
کوئی گمراہ کبھی اُن کے مقابل نہ ہوا — دل میں ہر ایک کے ہے دہشتِ اعلیٰحضرت
جس طرف دیکھیئے بجتا ہے انہیں کا ڈنکا — واہ کیا شان ہے کیا شوکتِ اعلیٰحضرت
اس مریضِ غمِ ہجراں کو اُسی دم ہو شفا — دیکھ پائے جو کبھی صورتِ اعلیٰحضرت

مانگ جو کچھ کہ تری خواہشِ دل ہو عرفاںؔ
ہاں جھڑکنے کی نہیں عادتِ اعلیٰحضرت

واصفِ شاہِ ہُدیٰ احمد رضا خاں قادری

عاشقِ خیرُ الوریٰ احمد رضا خاں قادری
واصفِ شاہِ ھُدیٰ احمد رضا خاں قادری

پیشوائے اصفیا احمد رضا خاں قادری
سرگروہِ اتقیا احمد رضا خاں قادری

آپ سے وابستہ ہے اربابِ سُنّت کا وقار
نازشِ اہلِ وفا احمد رضا خاں قادری

لرزہ براندام جن کے سامنے ہیں اہلِ شر
ہیں وُہ مردِ باخُدا احمد رضا خاں قادری

ہیں امامِ اہلِ سُنّت، مُفتیِ نکتہ شناس
خلق کے عُقدہ کشا احمد رضا خاں قادری

دھجیاں گمراہ فرقوں کی اُڑائیں آپ نے
مرحبا صد مرحبا احمد رضا خاں قادری

جن کا ہے کردار عکسِ سیرتِ خیرالبشرؐ
ہیں وُہ عبدُ المصطفٰے احمد رضا خاں قادری

کاروانِ اہلِ سُنّت کو کیا منزل شناس
سُنّیوں کے رہنما احمد رضا خاں قادری

آج ہے تابشؔ قصوری منقبت خوانِ رضا
قلب و جاں کا مُدّعا احمد رضا خاں قادری

از علامہ تابش قصوری

سید محمد امین نقوی بخاری (فیصل آباد)

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ

دین و ملت کے مجدد حضرت احمد رضا
سرزمین ہند میں ہیں نائب غوث الوریٰ

حق تعالیٰ کی عنایت سے بریلی کی زمین
اہل سنت کے لئے ہے مرکز فیض و سخا

باسے برکت رائے رحمت بلا سے ہے، یا رسول
لام سے لعل یمن اور یا سے ہے یادِ خدا

اے امیر عشق و الفت اے نصیر دین حق
ہے ترے دم سے جہاں میں احترام اولیاء

تو ولی ابنِ ولی ابن ولی ابن ولی
بندۂ خیر الوریٰ ہستی فقیر مرتضیٰ

از ازل بودی مرید سید آل رسول
تاجدارِ شہر مارہرہ ولی کبریا

مرحبا اے سید آل رسول قادری
ساختی احمد رضا را آفتابِ پر ضیا

نیز می گوئی اگر پرسد مرا رب جہاں
در قیامت تو چہ آوردی ز دنیا بہر ما

من بچگیم بہر تو آوردہ ام اے رب من
حضرت احمد رضا را آں کہ عبد مصطفیٰ

شد وجودش مقتدائے عاشقان در محبت
ہم غلامے از غلامان در آل عبا

خامۂ مسکیں چہ می گوید ثنائے روئے او
شانِ او بالاتر از فکر و خیال بینوا

اے لقائے تو جواب ہر سوال طالباں
ہم مریضانِ محبت را دوائے باشفا

عالماں را شرح جامی عارفاں را مثنوی
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما

ما دریم نعرۂ یا غوثِ اعظم می زنم
از دل و جاں بر جمال روئے تو گشتم فدا

تا قیامت شہرۂ آفاق گردد نام تو
[illegible] بود افزائش قرب خدا

نذرانۂ عقیدت

بحضور اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

نتیجۂ افکار: ابوالطاہر فدا حسین فدا مدیر مہر و ماہ لاہور

اے امامِ اہلِ سنت! اے فقیہِ بے عدیل
رحمت للعالمیں کی تیغِ الفت کے قتیل

ہو رہے کافور ہیں جو تیرے دم سے کفر و شرک — تا ابد تجھ پر رہے گی رحمتِ ربِّ جلیل
خائف و لرزاں ہوا تجھ سے ہر اک باطل پرست — تیرے علم و فضل کی ہے کیا ہی یہ روشن دلیل
ہو گیا ذکرِ بتانِ دہر سے تو بے نیاز — مرحبا "نعتِ محمد" ہے ترا ذکرِ جمیل
ہر دلِ گمراہ کو تو نے دکھائی "راہِ حق" — حق تعالیٰ سے عطا ہوگا تجھے اجرِ جزیل
ہے مئے عشقِ رسول اللہ سے مخمور تو — ہو نہ پھر کیونکر خدائے دو جہاں تیرا کفیل

پی رہے خلدِ بریں میں ہیں فدا شاہِ رضا
بادۂ تسنیم و کوثر اور سبوئے سلسبیل

(یہ نظم جلسۂ یوم رضا کے موقع پر پڑھی گئی)

سُنّیوں کے قافلہ سالار تھے احمد رضا

(از۔ ابوالکرم مولانا احمد حسین قاسم الحیدری (بی۔اے) مہنسہ ضلع کوٹلی۔ آزاد کشمیر)

اتقیائے قوم کے سردار تھے احمد رضا
دشمنانِ دین سے بیزار تھے احمد رضا

اہلِ سُنّت کو جگایا جس نے غفلت سے وہی
سُنّیوں کے قافلہ سالار تھے احمد رضا

قومِ مسلم کو سنوارا جس نے درسِ عشق سے
قومِ مسلم کے وہی معمار تھے احمد رضا

جس نے بتلائی حقیقت مسلکِ اسلاف کی
جس نے ملّت کو کیا بیدار تھے احمد رضا

جن کی عظمت کو کیا تسلیم اہلِ علم نے
وہ فقاہت کے علمبردار تھے احمد رضا

جن کی ذاتِ پاک میں تھیں خوبیاں اسلاف کی
دستِ قدرت کا وہی شاہکار تھے احمد رضا

جن کی سچائی کا شہرہ آج بھی ہے دہر میں
وہ معظم رہبرِ ابرار تھے احمد رضا

جن کا فیضانِ نظر ملتا ہے ہم کو آج بھی
آج بھی ہیں جن کے ہم میخوار تھے احمد رضا

راہِ حق میں جو نہ کرتے تھے کسی کا بھی لحاظ
وہ رضائے حق کے طلب گار تھے احمد رضا

کس طرح قائم نہ ہوتا اہلِ سُنّت کا وقار
حامیٔ دینِ شہِ ابرار تھے احمد رضا

روند ڈالی جس نے ہر اک پیش کش اغیار کی
وہ مجاہد ہستیٔ خود دار تھے احمد رضا

جن کی علمیت کا سکّہ آج بھی ہے برقرار
علمِ دیں کے وہ علمبردار تھے احمد رضا

بے خطر کر دی نشاندہی اُنہی کی برملا
جن مفاسد سے بھی خبردار تھے احمد رضا

ہر طرف پھیلائی آ کر روشنی اسلام کی
آفتابِ مطلعِ انوار تھے احمد رضا

اہلِ سُنّت نے جنہیں مانا تھا اپنا پیشوا
وہ امام صاحبِ اطوار تھے احمد رضا

ان کی تحریرات سے قاسمؔ ہُوا ثابت یہی
عاشقِ ذاتِ شہِ ابرار تھے احمد رضا

(رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

دولتِ ایمان کی پختگی کیلئے مجددِ اسلام امام احمد رضا خاں بریلوی قادریؒ کی تصانیف کا مطالعہ کیجئے۔

مجدد عصر شاہ احمد رضا خاں ٭ بشد چوں از بریلی شعلہ افشاں
بحفظ عظمت سلطان کونین ٭ بروں شد از میاں "حسام الحرمین"

کچھ عرصہ قبل مبلغ اسلام علامہ سید ابو الکمال برق نوشاہی سجادہ نشین دربار نوشاہی ڈوگہ شریف گجرات نے عظیم الشان سنی کانفرنس برمنگھم (انگلینڈ) میں درج ذیل نظم فی البدیہہ پیش کی جو بغرض اشاعت ارسال خدمت ہے۔ امید کہ اہل علم و فارسی داں حضرات خوب محظوظ ہوں گے۔ صوفی لیاقت حبیبی نوشاہی بریڈفورڈ

زہے ایں اجتماع اہل سنت
با ایں شان و شکوہ و عز و عظمت

بہ برمنگھم نزول رحمت حق
بہ بیں اندر کلیسا عظمت حق

بہ انگلستاں عظمت مصطفیٰ بیں
بہ کفرستان ذکر لا الٰہ بیں

ز نور دیں جہاں پُر نور گشتہ
ہمہ عالم ازو معمور گشتہ

جماعت اہل سنت نامدارے
شریعت مصطفیٰ را پاسدارے

بعشق مصطفیٰ روشن جبیں کرد
بعالم آشکارا رمز دیں کرد

مجدد عصر شاہ احمد رضا خاں
بشد چوں از بریلی شعلہ افشاں

چنیں شد مذہب حق آشکارا
بت لا مذہباں شد پارہ پارہ

بحفظ عظمت سلطان کونین
بروں شد از میاں "حسام الحرمین"

امین امت خیر البریہ
محافظ دولت سنت سنیہ

چوں بر قرطاس خامہ او رواں شد
فریب دیو بر عالم عیاں شد

ز تحریرش جہاں رخشندہ گشتہ
نصیب سنیاں تابندہ گشتہ

بعزم ہمت و ہم استقامت
برائے دشمنان دیں قیامت

چوں کرد آں احتساب بدخیالاں
روان بندگان دیو نالاں

ازو تاباں جمال اہل سنت
وزو ظاہر کمال اہل سنت

ز شاگردان او علام و فاضل
نعیم الدین شاہ صدر الافاضل

بروئے سنی کانفرنس ارشاد فرمود
میان کفر و دیں تفریق بنمود

تو بشنو اے جماعت اہل ایمان
فروزاں کن بعالم شمع ایقان

بجز اے عاشق سلطان جیلان
منور کن جہاں از نور عرفان

ز برق نوشہی ہر دم دعائے
خدایا اہل سنت را بقائے (آمین)

بزم رضائے مصطفیٰ ایک دینی، مذہبی اور تبلیغی ادارہ ہے۔ اس سے تعاون فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

اراکین بزم رضائے مصطفیٰ راہوالی

۱۸

منقبت

محمد عیسیٰ رضوی نیرؔ

سرزمین بریلی کی کیا شان ہے
جبیں لیٹا ہوا آلِ رحمٰن ہے
اک طرف ہے رضا اک طرف مصطفےٰ
اور اُن کی ہی قربت میں ریحان ہے
ملک ملت میں چرچا ہے احمد رضا
سُنّیت کا حقیقی نگہبان ہے
غوث و خواجہ کا اُس نے بنا کر ہمیں
دیگیا ہے سبق آج احسان ہے
غوث کا لاڈلا، میرے احمد رضا
اور ابن رضا، مصطفےٰ خان ہے
مسلکِ اعلیٰ حضرت سے جو پھر گیا،
اُسکو دیکھو گے ہر دم پریشان ہے
میرے مفتیٔ اعظم بریلی کے شاہ،
معترف آج اُن کا ہر انسان ہے
قصر نجدی میں ہے زلزلہ ہر گھڑی
نام احمد رضا ہی سے پہچان ہے
تا ابد جس پہ نازاں ہیں اہل سُنن
اُن کا نیرؔ زمانے پہ احسان ہے

نعتیہ مجموعہ خریدتے وقت "حدائقِ بخشش" از امام احمد رضا بریلویؒ ہی خرید فرمائیں۔

حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی

ڈاکٹر نور محمد نفیس سرہندی

مردِ حق آگاہ مومن صفت رخشندہ ضمیر
سالکانِ دیں را در وسط ایشیا ماہِ منیر

آنکہ روشن کرد از جذبِ دروں قندیلِ عشق
طالبانِ جادۂ احمد را ہر منزل نظیر

ہر کسے را اینچناں درسِ ہدایت می دہد
بہر ایماں دولتِ قرآن و سنت راہگیر

رہائی بندِ عشقِ شاہِ دیں سے ہم نہ پائیں گے
کہ اس صورت سے جکڑا بند بند احمد رضا خاں نے
نہ کرتے تھے نبی کے ذکر میں جو احترام ان کا
کیا آخر کو منہ ایسوں کا بند احمد رضا خاں نے

میری نظروں میں ہیں ارفع مراتب اعلیٰ حضرت کے
نہ کیوں صبح و مسا لکھوں مناقب اعلیٰ حضرت کے
جنہیں ان سے محبت ہے انہیں ہے عشق احمد سے
رسولِ پاک کے طالب ہیں طالب اعلیٰ حضرت کے

عندلیبِ گلشنِ احمد، امام احمد رضا
مصطفےٰ کے عشق کی ابجد امام احمد رضا
جس نے منہ پھیرا وہی قعرِ ذلت میں گرا
کفر اور ایماں کی ہیں سرحد امام احمد رضا

منقبت

بحضورِ اعلیٰحضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ

نتیجۂ فکر

حسانِ پاکستان جناب محمد اعظم صاحب چشتی مدظلہٗ

پرتوِ نورِ ازل ہے روئے تابانِ رضا!
سایۂ جنت ہے زلفِ عنبر افشانِ رضا

رد کشِ مشکِ ختن ہے بوئے بستانِ رضا
رشکِ طوبےٰ ہے ہر اک نخلِ گلستانِ رضا

علم و حکمت کو کیا جس نے شناسائے جنوں
ہے وہ فیضانِ رضا واللہ فیضانِ رضا

راہ پاتے ہیں یہیں سے رہروانِ کوئے دوست
جا کے ملتی ہے حرم سے کوئے ایوانِ رضا

دشت بھی سیراب کر ڈالے ترے فیضان نے
میرے دل پر بھی برس اے ابر بارانِ رضا

میں اٹھوں گا حشر میں بھی ان کے مداحوں کے ساتھ
مر کے بھی ہاتھوں سے چھوٹے گا نہ دامانِ رضا

اک جہاں ہے انکے الطاف و کرم سے مستفیض
ایک اعظمؔ ہی نہیں ممنونِ احسانِ رضا!

نذرانۂ عقیدت

بحضور اعلیٰحضرت مولانا امام شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ

نتیجۂ فکر: جناب غیاث قریشی، نیوکاسل (انگلینڈ)

عشقِ رسول و نعت کے قبلہ نما ہیں آپ
گویا نشانِ منزلِ اہلِ وفا ہیں آپ

راضی کیا خدا کو رضائے حبیب سے
کتنے عظیم نعت گو احمد رضا ہیں آپ

خوشبو گلوں میں جس طرح شبنم میں تازگی
دل میں حضور اس طرح جلوہ نما ہیں آپ

بنجر زمیں میں جس نے کھلائے خوشی کے گُل
اس گلشنِ حجاز کی بادِ صبا ہیں آپ

تنہا درِ حبیب پہ پہنچوں گا کس طرح؟
کہتا ہے دل نہ ڈر کہ مرے رہنما ہیں آپ

کشتی بھنور میں آج گھری ہے تو کیا ہوا
ہو گی ضرور پار، مرے ناخدا ہیں آپ

غیاثؔ بھی ہے مدعی عشقِ رسول کا
کہہ دوں گا روزِ حشر کہ میرے گواہ ہیں آپ

نذرِ عقیدت

امامِ اہلِ سنت کون ہے؟ میرے شہا تم ہو!
یہ بیڑہ سُنیوں کا اور اس کے ناخدا تم ہو
وہ جس کی ذات پر ہے فخر اگلوں اور پچھلوں کو
بفضلِ حق اُسی حقانیت کے راہنما تم ہو
وہ توحید و رسالت کے معانی جس نے سمجھائے
حصارِ دین و ملت، ہادیِ راہِ ہدیٰ تم ہو
محافظ تھا جو ناموسِ رسالت کا زمانہ میں
جسے یہ فخر تھا کہ ہوں میں عبدِ مصطفےٰ تم ہو
وہی جو عظمتِ ختم الرسل کا پاسباں ٹھہرا
غریقِ بحرِ الفت، عاشقِ نورِ خدا تم ہو
قبولیت ثابت ہے جس کو دربارِ رسالت میں
رضائے احمدِ مختار یا احمد رضا تم ہو
کیا اسلام زندہ جس محی الدین ثانی نے
مسلمانوں کا تھا اس دور میں جو آسرا تم ہو
کمالاتِ غزالی اور رازی کا مرقع ہو!
سیوطی اور محقق دہلوی کا آئینہ تم ہو
علومِ ابنِ عربی، سوزِ رومی، عشقِ جامی بھی!
سمایا جس کے سینے میں وہ قطب الاولیاء تم ہو
شریعت میں امامت کا ہے سہرا تمہارے سر
جو ہے اہلِ طریقت کے لیے قبلہ نما تم ہو

امام بوحنیفہ کے ادھر نور نظر ٹھہرے!
طریقت میں اُدھر بھی نائب غوث الوریٰ تم ہو

حرم والوں نے ہو کر یک زباں اعلان فرمایا
علوم معرفت میں آج کل سب سے سوا تم ہو

وہ جس کے زہد و تقویٰ کو سراہا شان والوں نے
کہا یوں پیشواؤں نے ہمارے پیشوا تم ہو!

حقیقت ہے ملے ہیں دین و ایماں آپ کے گھر سے
شریعت کے محافظ اے شہ احمد رضا تم ہو

تمہیں تو قافلہ سالار ہو نوری جماعت کے
ہدایت کی کسوٹی دور حاضر میں شہا تم ہو

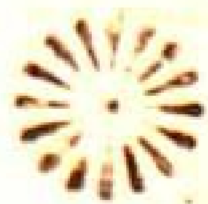
حدائق جس نے بخشش کے لٹائے حُبِ نبوی سے
مدینے کا وہ بلبل، طوطی نغمہ سرا تم ہو

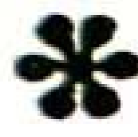
عمائد کفر کے جس نے سر میداں پچھاڑے تھے
علمبردار شانِ مصطفیٰ شیر خدا تم ہو

کہ بارہ سو چھیاسی سن سے لے کر آخری دم تک
بو حنیفہ مذہب کی حمایت میں رہا تم ہو

ہدایت کے تمہیں اس دور میں ہو نیّر تاباں
ہے یہ بھی نور اختر اس میں بھی جلوہ نما تم ہو

(اختر شاہجہاں پوری لاہور)





فیضِ رضا پائندہ باد

اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کا پچاسواں یوم مرکزی مجلسِ رضا لاہور نے برکت علی ہال میں منایا، اُس مقدس تقریب کے موقع پر، صاحبِ یوم کے متعلق، احقر نے اپنے تاثرات کو درجِ ذیل اشعار میں مرکوز کیا نیز مقطع میں اس عرس کی تاریخ بھی ہے

ادجِ مہر حضرت احمد رضا پائندہ باد
ضوفشاں ہے لمعۂ شمعِ ہدیٰ پائندہ باد

وارثِ علم پیمبر، نائبِ غوث الوریٰ
محیِ دین و فخرِ ملت، مرحبا پائندہ باد

اے سپردارِ حق، اے ناصرِ دینِ متین
اے فدا کارِ محمد مصطفیٰ پائندہ باد

ترجمہ قرآں کا تمہ کر کنزِ ایماں کر دیا
اے مفسر! واقفِ رازِ خدا پائندہ باد

شرحِ فقہِ بوحنیفہ ہے فتاویٰ آپ کا
ہے یہ فضلِ حق، یہی کب ہے عطا پائندہ باد

علم و عرفاں کے خزانے ہیں رسائل آپ کے
نورِ ایماں سب کے اندر بھر دیا پائندہ باد

مصطفیٰ کی اُمت پر سب کچھ کیا تم نے نثار
ہو گئے مشہور عبد المصطفیٰ پائندہ باد

علم و عرفاں، جانِ ایماں ہے فقط حُبِ نبی
تیرا یہ فرمان دل میں بس گیا پائندہ باد

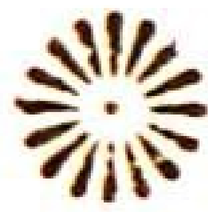
تیرے مرقد پر رہیں انوارِ حق جلوہ فشاں
تو نے جو پُرنور عالم کر دیا پائندہ باد

سو رہے ہیں اہلِ سنت سیّدی احمد رضا
ان کے حق میں کر رہا ہر فدا پائندہ باد

کلکِ اختر کی کرشمہ کاریوں کو دیکھ کر
کہتے ہیں اہلِ نظر فیضِ رضا پائندہ باد

۱۴۰۹ھ

اختر شاہجہان پوری مظہری لاہور



ادارہ بزمِ رضائے مصطفٰے سے تعاون فرما کر
عنداللہ ماجور ہوں ۔

احمد بشیر منوی

منقبت شریف

بڑا ہے مرتبہ بے شک امام احمد رضا خاں کا
علم والے سمجھتے ہیں مقام احمد رضا خاں کا

غلام سیّد کون و مکاں احمد رضا خاں تھے
معزّز اس لیے ہے ہر غلام احمد رضا خاں کا

کتابیں اعلیٰ حضرت کی پڑھیں جس نے محبت سے
وہ شیدا بن گیا فوراً امام احمد رضا خاں کا

ہزاروں نعت خواں پیدا ہوئے ہیں اس زمانے میں
نرالا نعت میں ہے پر کلام احمد رضا خاں کا

میں بھی مے کش میخانۂ احمد رضا خاں ہوں
مجھے بھی رات دن ملتا ہے جام احمد رضا خاں کا

کیا ہے دینِ باطل کو مکمل تہس نہس آکر
کہ گستاخوں کی بربادی تھا کام احمد رضا خاں کا

لکھیں ہزار تصنیفیں تائید اہلِ سُنّت کی
زمانے پہ ہوا یہ لطفِ عام احمد رضا خاں کا

گستاخانِ احمد کی زبانیں ہو گئیں بستہ
چڑھا جب ان کے موہنوں میں لگام احمد رضا خاں کا

ہوا کیا چند کمینے کر رہے ہیں ان کی گستاخی
سوادِ اعظم نے مانا جب مقام احمد رضا خاں کا

مرے ایمان پہ آئی بہارِ تازگی اس دم
مرے لب پہ ہے آیا جب بھی نام احمد رضا خاں کا

ملی ... ان کو محبوبِ خدائے پاک کی الفت
پیا ہے جس نے شوقِ دل سے جام احمد رضا خاں کا

باطل سوز ہے ہر حرف تصنیفات رضوی کا
گستاخی شکن ہے ہر کلام احمد رضا خاں کا

مخالف اس لیئے مجھ سے ہمیشہ دور رہتے ہیں
سمجھتے ہیں مجھے قاسم غلام احمد رضا خاں کا

ملکِ سُخن کی شاہی تم کو رضا مُسلّم (نور رحمۃ اللہ علیہ)

(مدینہ منورہ میں عرسِ اعلحضرت میں مولانا ضیاء الدین علیہ الرحمۃ کے ارشاد پر حاکم چشتی کا نذرانۂ عقیدت)

عشقِ نبی کے تو نے گلشن سجا دیئے ہیں
ہاتھوں سے راہِ حق کے کانٹے ہٹا دیئے ہیں

تیرا قلم تھا خنجر، خونخوار تیغ بُراں سے
جس نے ملاحدہ کے ٹکڑے اُڑا دیئے ہیں

عالم ہی صرف کہنا کب شان ہے یہ تیری
جبکہ ہزاروں تو نے عالم بنا دیئے ہیں

حق نے مجددی کا تجھ کو شرف ہے بخشا
فیض و کرم کے تو نے موتی لٹا دیئے ہیں

کتنا کرم ہے تجھ پر یہ ربِ مصطفےٰ ... کا
تیرے قلم کے آگے جابر جھکا دیئے ہیں

کیوں نہ کہوں میں تجھ کو ملجائے اہلِ سُنت
سُنت کے جبکہ تو نے ڈنکے بجا دیئے ہیں

غوث جلی سے پی کر کاسۂ وصل تو نے
میخوار لاکھوں اپنے، ساقی بنا دیئے ہیں

جن کی رضا کو خالق اپنی رضا ہے کہتا
اُن کی رضا نے ہم کو احمد رضا دیئے ہیں

"ملکِ سخن کی شاہی تم کو رضا مُسلّم
جس سمت آ گئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں"

انداز نعت احمد جس نے سکھا دیئے ہیں

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کی فرمائی پند احمد رضا خاں نے

نبی سے عشق کی فرمائی پند احمد رضا خاں نے
رکھا خود کو بھی اس پر کاربند احمد رضا خاں نے

حبیبِ کبریا کی رات دن مدح و ثنا کیجے
فقط اک راہ یہ کی ہے پسند احمد رضا خاں نے

سرِ حُسنِ عقیدت آپ کے آگے نہ کیوں خم ہو
کہ پایا ہے بہت رتبہ بلند احمد رضا خاں نے

کیا دینِ مبین کی اصل کو ہر ایک پر ظاہر
فقط انسانیت کے دردمند احمد رضا خاں نے

مجدد دین کے ابطال باطل سے نہ گھبرائے
کیا ہر مرحلے میں "حق" پسند احمد رضا خاں نے

ہم ان کے نقشِ پا پر چلنے والے ہیں نہ بھولیں گے
ہمیں فرمائی ہیں جو چند پند احمد رضا خان نے

رہائی بند عشق شاہِ دیں سے پا نہیں سکتے
کہ اس صورت سے جکڑا بند بند احمد رضا خاں نے

جو توہینِ نبی ہیں شیر نر خود کو سمجھتے تھے
بنایا ان کو آخر گوسفند احمد رضا خاں نے

خدا کے فضل سے آقا سے استمداد کے باعث
کیا ہم کو نبی کا مستمند احمد رضا خاں نے

محبت سرِ کونین کی، ان کے غلاموں کی
اسی میدان میں دوڑایا سمند احمد رضا خاں نے

نبی کے دشمنوں کو سرنگوں فرما کے چھوڑا ہے
کیا ہے خادموں کو سربلند احمد رضا خاں نے

نہیں دین پارہ ناں ان کا ہر صبح مسا ہے
رسولِ پاک کی مدحت پسند احمد رضا خاں تے

نبی کے نام لیواؤں پہ ہے لطف و کرم ان کا
کیا محمود کو بھی ارجمند احمد رضا خاں تے

تا ابد زندہ رہیں گے بے گماں احمد رضا

اہلِ سُنّت کے امیرِ کارواں احمد رضا
حق پرستوں کی صداقت کے نشاں احمد رضا

دین و ملت کے مجدّد مشعلِ راہِ نجات
کفر کے ظلمت کدہ میں ضوفشاں احمد رضا

شاعرِ بزمِ رسالت عاشقِ شاہِ عرب
حرمتِ شانِ نبی کے پاسباں احمد رضا

عندلیبِ گلستانِ مصطفےٰ حسانِ ہند
خوشنوا شیریں زباں طوطی بیاں احمد رضا

خود ہی مٹ جائیگا اک دن اہلِ باطل کا وجود
تا ابد زندہ رہیں گے بے گماں احمد رضا

اہلِ بیت و اولیا کے اور محبِ اصحاب کے
ہیں مسلّم رہنمائے عاشقاں احمد رضا

فیض کا مرکز بریلی میں ہے انور آج بھی
گنجِ عرفاں آپ کا آستاں احمد رضا

ہے فتاویٰ رضویہ اس کی فقاہت کا نشاں

وہ امامِ اہلِ سُنّت ہند کا وہ تاجدار
زندہ جس نے کر دیا حق پرستی کا شعار

وہ مجدد دین کا وہ پاسباں اسلام کا
اس کے تجدیدی فکر سے دینِ قیم تابدار

نکتۂ توحیدِ حق ملت کو وہ سمجھا گیا
عقدۂ عشقِ نبی اس نے کیا تھا آشکار

نائبِ غوثُ الوری تھا پیر و نعمان تھا
عاشقِ محبوبِ یزداں، بندۂ پروردگار

شیرِ یزداں، مردِ حق باطل سے ٹکراتا رہا
اللہ اللہ عرصۂ اسلام کا وہ شہسوار

ہے "فتاویٰ رضویہ" اس کی فقاہت کا نشان
اس کے علم و فضل کا ہے کنزالایمان شاہکار

تحقیق کے میدان میں اس نے کیے دریا رواں
اس کے عشقِ مصطفےٰ کی ہے "حدائق" آبشار

نحو، منطق، فلسفہ، علمِ ریاضی کا امام
حکمتِ یونانیاں تھی اس کی چوکھٹ پر نثار

سُنّیت کی کشت پر اس کا قلم ابرِ حیات
خرمنِ باطل پہ لیکن تھا ہمیشہ برق بار

شیطنت کے مہ چہروں کا کر دیا خانہ خراب
سُنّیت کے باغ کو اس نے لگائے چار چاند

ہند میں اس نے کیا جھنڈا بلند اسلام کا
چادر الحاد ہے اس کے قلم سے تار تار
کر دیا فاروق اس نے حق و باطل میں فرق
تھا کتاب حق پرستی کا رضا زریں ورق

جس سمت دیکھیے وہ علاقہ رضا کا ہے

جلوہ ہے نور ہے کہ سراپا رضا کا ہے
تصویر سنیت ہے کہ چہرہ رضا کا ہے

وادی رضا کی، کوہ ہمالہ رضا کا ہے
جس سمت دیکھیے وہ علاقہ رضا کا ہے

دستار آ رہی ہے زمیں پر جو سر اٹھے
اتنا بلند آج پھریرا رضا کا ہے

کس کی مجال ہے کہ نظر بھی ملا سکے
دربار مصطفےٰ میں ٹھکانہ رضا کا ہے

الفاظ بہہ رہے ہیں دلیلوں کی دھار پر
چلتا ہوا قلم ہے کہ دھارا رضا کا ہے

چھوتا ہے آسمان کو مینار عزم کا
یعنی اٹل پہاڑ ارادہ رضا کا ہے

نکتے عبارتوں سے ابھرتے ہیں خود بخود
نقد و نظر پہ ایسا اجارہ رضا کا ہے

دریا فصاحتوں کے رواں شاعری میں ہیں
یہ سہل ممتنع ہے کہ لہجہ رضا کا ہے

جو رکھ دیا ہے اس نے سند ہے وہ دین میں
اہل قلم کی آبرو نکتہ رضا کا ہے

اگلوں نے بھی لکھا ہے بہت علم دین پر
جو کچھ ہے اس صدی میں وہ تنہا رضا کا ہے

اس دور پرفتن میں نظر خوش عقیدگی
سرکار کا کرم ہے بہانہ رضا کا ہے

ھدیہ عقیدت

حضرت احمد رضا خاں اہل سنت کا امام — فخر ارباب طریقت صاحب علم الکلام
عشق و مستی کا حدی خواں زہد و تقویٰ کا امیر — جدت و ندرت کے پیکر میں کلام دلپذیر
نکتہ دان شعر و انشا رکتب فکر و نظر — خدمت دین محمد روز و شب شام و سحر
پرتو نور بصیرت اس کا رنگ شاعری — اس کی نعتوں میں روانی کوثر و تسنیم کی
وہ بلاد ہند میں تھا نعت گویوں کا امام — بچے بچے کی زباں پر اس کی نعتیں اور سلام
بادۂ توحید سے لبریز پیمانہ رہا — عمر بھر شمع رسالت کا وہ پروانہ رہا
طرح نو ڈالی ہے اس نے نعت کی تسوید میں — شاعران خوشنوا ہیں آج تک تقلید میں
گلشن شعر و نوا کا کھل کھلاتا ایک پھول — خادم دین محمد اور مداح رسول

اک مفسر تھا کہ نکتہ آفریں جس کا قلم
اس فضا میں مدتوں لہرائے گا اس کا علم

کوئی سرمایہ دار ان سا نہیں دیکھا زمانے میں
رسول پاک کی الفت ہے دولت اعلیٰ حضرت کی
نبیؐ کے دشمنوں کو دشمنی ہے اعلیٰ حضرت سے
مسلمانوں کے دل پر ہے حکومت اعلیٰ حضرت کی

مصطفےٰ کے عاشق صادق مجدد دین کے
ہیں امام اہل سنت سیدی احمد رضا
ہم سواد اعظم دین و وطن ہیں بے گماں
ہیں کرم فرما جو ہم پر آج بھی احمد رضا

منقبت

درشانِ امامِ اہلِ سنّت مجدّدِ دین و ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اَیُّہَا الْبَحْرُ الْغَطَمْطَمْ اَیُّہَا الْحِبْرُ الْعَلَمْ
اَنْتَ شَیْخُ الْکُلِّ فِی الْکُلِّ سَیِّدِیْ اَحْمَدْ رَضَا

اَنْتَ مِفْضَالٌ کِرَامٌ اَنْتَ مِقْدَامٌ ھُمَامْ
مُرْحَلَۃ قَرْمٌ ھُمَامٌ سَیِّدِیْ اَحْمَدْ رَضَا

اِنْتِسَابِیْ مِنْکَ یَکْفِیْنِیْ لِحُسْنِ الْخَاتِمَہْ
اَنْتَ لِیْ نُوْرُ الْقَبْرِیْ سَیِّدِیْ اَحْمَدْ رَضَا !

اَنْتَ مَاْوٰنَا الْفَخِیْمُ اَنْتَ مَلْجَانَا الْعَظِیْمْ
اَنْتَ مَوْلَانَا الْکَرِیْمُ سَیِّدِیْ اَحْمَدْ رَضَا

اَنْتَ کَنْزٌ لِیْ لِیَوْمِیْ اَنْتَ ذُخْرِیْ فِیْ غَدِیْ
اَنْتَ غَوْثِیْ اَنْتَ غَیْثِیْ سَیِّدِیْ اَحْمَدْ رَضَا

منقبتِ امام احمد رضا بریلویؒ

۱۹۸۶ء

رازِ فطرت کے حقیقی ترجماں احمد رضا
ہیں رموزِ معرفت کے راز داں احمد رضا

آپ ہیں مسند نشینِ محفلِ نعتِ نبیؐ
سرورِ کونین کے ہیں مدح خواں احمد رضا

مسلکِ احناف کے ہیں سالکِ روشن ضمیر
منزلِ حق کے امیرِ کارواں احمد رضا

پیشوائے اہلِ سُنّت، صدرِ اربابِ یقیں
داعیِ حق، واعظِ شیریں بیاں احمد رضا

ہیں ثنائے حق تعالیٰ میں مگن شام و سحر
مدحِ پیغمبر میں ہیں رطبُ اللساں احمد رضا

مُفتیِ دوراں، فقیہِ نکتہ داں، گنجِ علوم
حکمت و عرفاں کے بحرِ بیکراں احمد رضا

ہیں تصانیفِ گرامی، رہبرِ اہلِ نظر
کائناتِ علم کے رُوحِ رواں احمد رضا

ذرہ ذرہ ہے جہانِ معرفت کا نُور بیز
ہیں حریمِ فقر میں جلوہ فشاں احمد رضا

جانشینِ غوثِ اعظم رحمتہُ اللہِ علیہ

خادمِ اسلام، مخدومِ جہاں احمد رضا
عارفِ کامل، ولیٔ باصفا، قطبِ زمن
ہیں مجدّد اور محدّث بے گماں احمد رضا

گلستانِ قادریّت آپ سے ہے پُر بہار
درحقیقت ہیں بہارِ بے خزاں احمد رضا

ہیں وہ سرتاجِ افاضل، عالمِ علمِ کلام
شارحِ قرآں، یکتائے زماں احمد رضا

تشنہ کامانِ جہانِ معرفت کے واسطے
ہیں بلاشک چشمۂ آبِ رواں احمد رضا

آپ سے نسبت پہ کیوں نہ فخر ہو مجھ کو بھی جب
ہر عقیدت کیش پر ہیں مہرباں احمد رضا

جس سے روشن ہے جہانِ قادریّت اے قمرؔ!
ہیں وہ حق کے آفتابِ ضوفشاں احمد رضا

کفش بردارِ علمائے حقانی قمر یزدانی
پنوانہ ضلع سیالکوٹ
۲۸ ربیع الثانی ۱۴۰۶ھ

پاسبانِ سنتِ خیر الانام

منقبت
اعلیحضرت مجددِ دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خاں قدس سرہٗ کی شان میں

(نتیجۂ فکر : مولانا محمد بخش صاحب مسلم بی اے (لاہور)

مرحبا احمد رضا مخدومِ ما!
اہلِ سنت را امام باصفا

گم رضائش در رضائے مصطفٰے
زاں سبب شد نامِ او احمد رضا

مذہبش تبلیغِ حمدِ کبریا!
مشربش تلقینِ نعتِ مصطفٰے

متقی، صوفی، ولی لاریب فیہ
مفتیٔ دینِ مبیں یکتا فقیہ

حبِ محبوبِ خدا اسلامِ او
دینِ او ایمانِ او پیغامِ او

ترجمانِ علم وعرفانِ رسول
جاں فدائے عظمت و شانِ رسول

پاسبانِ سنتِ خیر الانام
شاہکارش حفظِ ایمانِ عوام

قدرت او را بہرِ تجدید آفرید
او مجدد بود در عہدِ جدید!

دین زندہ شد ز تعلیماتِ اُو!
علم تابندہ ز تصنیفاتِ اُو!

کھلائے ہیں گلاب احمد رضا نے عشقِ احمد کے
پڑی تھیں ایک مدت سے دلوں کی کھیتیاں بنجر
سبق عشقِ رسولؐ پاک کا گر سیکھنا چاہے
رضا کے سامنے آکر تو زانوئے ادب تہہ کر

مجدد بھی، محدث بھی مفکر بھی، مفسر بھی
ہمارے پیشوا و حکمراں احمد رضا خاں ہیں
رگ و ریشہ میں ان کے موجزن عشقِ پیغمبر ہیں
نبیؐ کی نعت میں رطب اللساں احمد رضا خاں ہیں

اے امام احمد رضا

(محمد الیاس عطار قادری)

تُو نے باطل کو مِٹایا اے امام احمد رضا
دین کا ڈنکا بجایا اے امام احمد رضا

دَورِ باطل اور ضلالت ہند میں تھا جس گھڑی
تو مُجدِّد بن کے آیا اے امام احمد رضا

اہلِ سُنّت کا چمن اُجڑا ہُوا ویران تھا
کِھل اُٹھا تو جب کہ آیا اے امام احمد رضا

تو نے باطل کو مِٹا کر دین کو بخشی جِلا
سُنّیوں کو پھر جلایا اے امام احمدِ رضا

حشر تک جاری رہے گا فیض آقا آپ کا
فیض کا دریا بہایا اے امام احمد رضا

ہے بدرگاہِ خدا عطّار عاجز کی دُعا
تجھ پہ ہو رحمت کا سایہ اے اِمام احمد رضا

"منقبت"

فاضلِ بریلوی نور اللہ مرقدہٗ

حافظ محمد شکیل اوجؔ

ہے تمھارے نام سے ہی باغِ دانش میں بہار
جس پہ نازاں نکتہ دانی ایسے نکتہ دان ہو

تم ولی، اللہ کے، عاشق رسول اللہ کے
نام لیوا غوث کے۔ بیشک رفیع الشان ہو

شاعرِ مشرق جو ہے مشہورِ عالم فلسفی
ہاں اسی کی رائے میں تم ثانیٔ نعمان ہو

سر ضیاالدین کو میں طفلِ مکتب ہی کہوں
محوِ حیرت روبرو ہے، کیا ریاضی دان ہو

سب نے مانا ہے تجھے ملکِ سخن کا بادشاہ
شاعر و ماہر ہو یا وہ، ڈاکٹر فرمان ہو

وجد کرتا ہے ہمارا دل ترے اشعار پر
نعتیہ شعر و سخن کے سعدی و حسّان ہو

فلسفہ، منطق، ریاضی اور تصوف، شاعری
ہر جگہ ہے تیرا چرچا، کوئی بھی عنوان ہو

ہاں زبانی ہی نہ ہو چاہت، ارادت اوجؔ کی
دل تصدق، جاں فدا اور روح بھی قربان ہو

آفتابِ اہلِ سُنّت حضرت احمد رضا

آفتابِ اہلِ سُنّت حضرت احمد رضا
عزّتِ دینِ متیں ہے عزّتِ احمد رضا

دوستانِ مصطفےٰ کی ہو گیا ہوں خاکِ پا
درحقیقت ہے یہ نعمت، برکتِ احمد رضا

شکر کرلے اہلِ سُنّت محفلِ میلاد کر
مل گئی جو تجھ کو نعمت، نعمتِ احمد رضا

ہے امامِ اہلِ سُنّت اور مجدّدِ وقت کا
باعثِ صد مغفرت ہے نسبتِ احمد رضا

یا رسول اللہ کہنے کا تجھے یارا ہوا
ہو گئی غالب عدو پر حجّتِ احمد رضا

در بریلی جلوہ آں بادشاہِ عالماں
مطلعِ انوارِ حق ہے تربتِ احمد رضا

گوہرِ یکتائے دیں اور معدنِ دُرِّ ھُدیٰ
ہے قلم عاجز کہ لکھے مدحتِ احمد رضا

(رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

عالم میں شہرہ ہوگیا کنزالایماں کا

عالم میں شہرہ ہوگیا "کنز ایمان" کا
اِک بہترین ترجمہ ہے یہ قرآن کا

ہر لفظ اس کا روح معانی میں بیمثال
ذیشان ترجمان ہے عربی زبان کا

پڑھ پڑھ کے اسکو وجد میں آنے لگے لوگ
شاہکار کیا حسین ہے اردو زبان کا

حاصل ہے اس کو سارے تراجم میں امتیاز
نکھرا ہوا ہے لعل بحر بیکران کا

عشق جناب مصطفےٰ کا درس تابناک
معیار اس کے ذوق کا ذوق بیان کا

اور اب تو بزم بزم سے اٹھنے لگی صدا
عالم رضا ہے منفرد علم القرآن کا

پہلے جو مضطرب تھے اب بوکھلا گئے
چرچا ہوا رضا کے حُسنِ بیان کا

صحیح ہے ترجمہ قرآن
جس سے بچا رہتا ہے ایمان
نام ہے جس کا "کنز الایمان"
لکھنے والے ہیں احمد رضا خان

تو امام اہلِ سُنت اے امام احمد رضا
تو شہنشاہ ولایت اے امام احمد رضا

ہے مسلّمہ تیری عظمت اے امام احمد رضا
اللہ اللہ تیری قسمت اے امام احمد رضا

اس کی محرومیٔ قسمت میں شبہ کوئی نہیں
ہے جسے تیری عداوت اے امام احمد رضا

باعثِ حُبِّ حبیبِ خالقِ کونین ہے
بے گماں تیری محبت اے امام احمد رضا

اہلِ باطل سے کیا ہر ہر لمحہ تو نے جہاد
مرحبا یہ تیری ہمت اے امام احمد رضا

سب علوم دین میں تجھ کو مہارت تھی عجیب
تھا تو بحرِ علم و حکمت اے امام احمد رضا

بن گیا ہے وارثِ فردوسِ جنت بے گماں
جس نے پائی تیری نسبت اے امام احمد رضا

آج بھی انمول ہیں موتی تیری تحقیق کے
اے امین علم و حکمت اے امام احمد رضا

آج بھی تیرے عقیدت مند ہیں اس دہر میں
یہ تیری شان وجاہت اے امام احمد رضا

تیری راہ پہ گامزن ہیں اہلِ سنت آج بھی
اے امام اہلِ سُنت اے امام احمد رضا

دورِ حاضر کے عُلماء جس کے پیرو کار ہیں
آپ ہیں وہ اعلیٰ حضرت اے امام احمد رضا

آپ کے قاسم کی بھی یہ منقبت منظور ہو
اس پہ ہو نظرِ عنایت اے امام احمد رضا

وہ امامِ اہلِ سُنّت نازشِ علم و عمل
وہ مجدّدؔ دین کا وہ ناصرِ خیر المِلل

وہ امام احمد رضا وہ نائبِ غوث الوریٰ
وہ فنا فی المصطفٰے وہ بندۂ مولائے جلّ

عشقِ محبوبِ خدا تھا اس کی گھٹی میں پڑا
توحیدِ حق کی پاسداری اس کی فطرت کا اصل

دنیائے اسلام میں احمد رضا معیارِ حق
مسلک اواصل باشد غیرِ او باشد نقل

مسلکِ اسلاف زندہ اس کے خامے سے ہے اور
کفر کی ہر ایک گردن پر تھا شمشیرِ اجل

اس کی ہیبت سے نہیں ہمت کسی مکار میں
اپنی مکاری سے ڈالے دینِ احمد میں خلل

کانپتا ہے آج بھی ملحد رضا کے نام سے
سرخرو حق ہو گیا باطل ہوا اس سے خجل

شیرِ حق مردِ مجاہد نے قلم کی نوک سے
چیر ڈالا درمیان سے بے دینیّت کا ہر دخل

انگریز ہندو قادیانی بے ادب و خارجی
اس کے نعرۂ صداقت نے دیا سب کو کچل

دین کی تحقیق میں اس نے کیئے دریا رواں
قوتِ بازو سے موڑی کفر کی ہر گنگا جل

خامۂ احمد رضا کو روحِ اقدس کا سلام
جو نبی کے عشق میں ہر موڑ پر جاتا مچل

فاروق ہے احسان اس کا ملّتِ اسلام پر
کر گیا بیدار جو خوابیدہ ملّت بر محل



منقبت

سرور بجنوری

حکمت و دانش کے بحر بیکراں

رہروانِ حق کے میر کارواں ❁ گلشن نعت و ثنا کے باغباں
آبیاری تو نے کی اسلام کی ❁ حکمت و دانش کے بحر بیکراں
قابلِ تعریف ہے تیرا قلم ❁ لائقِ توصیف ہے تیری زباں
تو نے پھیلائی ضیا ایمان کی ❁ دور کردیں کفر کی تاریکیاں
پائی تجھ سے بے نواؤں نے نوا ❁ بے زبانوں کو ملی تجھ سے زباں
اللہ اللہ تیرا فیضِ رہبری ❁ راہ حق پر آگئے صد ہا جواں
ملک سارا جگمگانے لگ گیا ❁ تو ہوا اس شان سے جلوہ فشاں
موتیوں سے پُر ہے تیری ہر کتاب ❁ مخزنِ عرفاں ہے تیرا ہر بیاں
تو نے سمجھائے مسائل دین کے ❁ ہیں ثنا خواں تیرے سب خورد و کلاں
تو نے جن خدمات کی تکمیل کی ❁ تیرے جوہر ان سے ہوتے ہیں عیاں
دیکھ کر اسلوب تیری فکر کا ❁ ہو گئے منکر بھی قائل بے گماں
ہر نفس تیرا فنا تھا عشق میں ❁ عاشقِ محبوبِ خلاقِ جہاں

کس قدر ہے تیری نعتوں میں سرور
گونجتا ہے جن کی لے سے آسماں

۲۵ صفر المظفر ۱۳۹۵ھ کو مدینہ منورہ میں عرس اعلیٰ حضرت میں پڑھی گئی ایک منقبت

احمد رضا کی شمع فروزاں ہے آج بھی

(نتیجۂ فکر۔ حضرت الحاج مرزا شکور بیگ صاحب حیدرآباد دکن)

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی — خورشید علم ان کا درخشاں ہے آج بھی

عرصہ ہوا وہ مرد مجاہد چلا گیا! — سینوں میں ایک سوزش پنہاں ہے آج بھی

ایمان پا رہا ہے حلاوت کی نعمتیں — اور کفر تیرے نام سے لرزاں ہے آج بھی

سب ان سے جلنے والوں کے گل ہو گئے چراغ — احمد رضا کی شمع فروزاں ہے آج بھی

کس طرح اتنے علم کے دریا بہا دیئے — علماء حق کی عقل تو حیراں ہے آج بھی

مغموم اہل علم نہ ہوں کیوں تیرے لئے — جب علم خود ہی سر بگریباں ہے آج بھی

عالم کی موت کہتے ہیں عالم کی موت ہے — عالم جبھی تو سارا پریشاں ہے آج بھی

عشق حبیب پاک میں ڈوبا ہوا کلام — سرمایۂ نشاط سخن داں ہے آج بھی

تم کیا گئے کہ رونق محفل چلی گئی — شعر و ادب کی زلف پریشاں ہے آج بھی

بعد وصال عشق نبی کم نہیں ہوا — روح رضا حضور پہ قرباں ہے آج بھی

بے شک کرم ہے یہ، جو تمہارے کلام میں — بے چین دل کے چین کا ساماں ہے آج بھی

بھر دی دلوں میں الفت و عظمت رسول کی — جو مخزن حلاوت ایماں ہے آج بھی

جو علم کا خزینہ کتابوں میں ہے تیری — ناموس مصطفیٰ کا وہ نگراں ہے آج بھی

خدمت قرآن پاک کی وہ لاجواب کی — راضی رضا سے صاحب قرآں ہے آج بھی

للہ اپنے فیض سے اب کام لیجئے — فتنوں کے سر اٹھانے کا امکاں ہے آج بھی

وابستگان کیوں ہوں پریشان ان پہ جب — لطف و کرم کا آپ کے داماں ہے آج بھی

تم جان تھے چمن کی چمن وہ چمن کہاں — بلبل چمن میں یوں تو غزل خواں ہے آج بھی

پروردگار مفتی اعظم کی خیر ہو — ان سے ہمارے درد کا درماں ہے آج بھی

طیبہ میں اس کی ذات سلامت رہے کہ جو — تیری امانتوں کا نگہباں ہے آج بھی

مرزا سر نیاز جھکاتا ہے اس لئے — علم و عمل پہ آپ کا احساں ہے آج بھی

عــہ مولانا ضیاء الدین مدنی دامت برکاتہم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

منقبت

مولانا عبدالرحمٰن ازھری القادری الاشرفی خطیب لندن

یہ عاشقِ رسول ہے
نبی کا ایک پھول ہے
اسی سے دیکھیے چمن میں رنگ و بو کی دھول ہے
مہک رہی ہے سنیت
چہک رہی ہے رضویت
یہ کس کی ذات پاک ہے
یہ کون عالی مرتبت
قلم کا بادشاہ ہے مجدد اصول ہے
یہ بالیقین ہے رضا
اے قادری بے نوا
پسند خاص و عام ہے
قرار صبح و شام ہے
زباں پہ ہے یہی سخن ہمارا یہ امام ہے
نظر اٹھی تو آئینے
سنور گئے نکھر گئے
زباں کھلی قلم اٹھا
تو علم و فن بکھر گئے
عجم کو اس پہ رشک ہے عرب میں اس کا نام ہے
یہ بالیقین ہے رضا
اے قادری بے نوا

تحفۂ سلام

برامام اہل سنت مجدد دین وملت اعلیحضرت شاہ احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(از جناب کیفی صاحب ساکن بکسر ضلع شاہ آباد (آرہ) بہار)

سلام اس پر کہ جس نے خدمت تجدید ملت کی ۔ سلام اس پر کہ جس نے خدمت احیائے سنت کی
سلام اس پر کہ جس نے راہ دکھلائی شریعت کی ۔ سلام اس پر کہ جس نے راہ بتلائی طریقت کی
سلام اس پر کہ جس نے عزت شان نبوت کی ۔ سلام اس پر کہ جس نے حرمت جان رسالت کی
سلام اس پر کہ جس نے رمز قرآنی کو بتلایا ۔ سلام اس پر کہ جس نے معنیٰ مستور سمجھایا
سلام اس پر کہ جس نے حل کئے عقدے مسائل کے ۔ سلام اس پر طریقے جس نے بتلائے دلائل کے
سلام اس پر کہ جس نے رد کئے باطل عقائد کو ۔ سلام اس پر کہ کچلا جس نے ان حشو وزوائد کو
سلام اس ذات پر جو واقف سر حقیقت تھی ۔ سلام اس ذات پر جو ہادی راہ طریقت تھی
سلام اس ذات پر جو بزم آرائے شریعت تھی ۔ سلام اس ذات پر جو پاسبان دین فطرت تھی
سلام اس ذات پر جو صاحب عشق نبوت تھی ۔ سلام اس ذات پر جو شارح حسن ومحبت تھی
سلام اس ذات پر جو چشمۂ بحر عقیدت تھی ۔ سلام اس ذات پر جو صاحب حسن بصیرت تھی

سلام اس پر کہ جس کے روبرو خم یہ زمانہ ہے
اور اس کیفیؔ کو بھی جس سے عقیدت والہانہ ہے

وہ عشاقِ ذیشان کا مقتدیٰ

(نذرانۂ عقیدت۔ محمد الطاف عمران۔ تصحیح پروفیسر محمد اکرم رضا صاحب)

الٰہی ہمیں کر وہ عظمت عطا
کوئی پھر سے پیدا ہو احمد رضا

ہاں وہ پاسبانِ مقامِ نبی
ہاں وہ رہبرِ بزمِ اہلِ وفا

وہ ایمانِ عالی کی شرحِ حسیں
وہ عشاقِ ذیشان کا مقتدیٰ

ملا جس سے عشقِ نبی کا سبق
وہ جس سے منور چراغِ ہدیٰ

امامِ اہلِ سُنّت کا وہ بالیقیں
غلامانِ احمد کا وہ راہنما

نبی کی شریعت کا وہ پاسدار
سراپا عمل جس کی اِک اِک ادا

مری اس سے الطافؔ نسبت ہے یہ
ہوں میں بھی مُحمّدؐ کا مدحت سرا (صلی اللہ علیہ وسلم)

منقبت اعلیٰ حضرت

عشق بھی حُسن متانت بھی ہیں اعلیٰ حضرت
دین کا رنگ بھی نکہت بھی ہیں اعلیٰ حضرت

مخزنِ فلسفہ ہیں، معدنِ منطق بھی ہیں
گلشنِ رُشد و ہدایت بھی ہیں اعلیٰ حضرت

آپ کے فیض سے لوٹ آئی بہارِ رفتہ،
موجِ بُستانِ رسالت بھی ہیں اعلیٰ حضرت

آپ کی فقہی بصیرت کی ہے دُنیا قائل
فخرِ اربابِ بصیرت بھی ہیں اعلیٰ حضرت

صاحبِ حال ہیں اور شرع کے پابند بھی ہیں
والۂ جدّت و ندرت بھی ہیں اعلیٰ حضرت

صرف اربابِ نظر ہی کے وُہ رہبر تو نہیں
مرجعِ اہلِ طریقت بھی ہیں اعلیٰ حضرت

ایک میرے ہی تو وُہ معنوی اُستاد نہیں
افسرِ مجلسِ مدحت بھی ہیں اعلیٰ حضرت

پروفیسر حفیظ تائب مدظلہ
(لاہور)

بچایا دین و ایماں تلف ہونے سے مُسلماں کا

بچایا دین و ایماں تلف ہونے سے مُسلماں کا
"عظیم احساں ہے امّت پہ امام احمد رضا خاں" کا
رہا رُخ موڑ کے تو جھوٹ کے ہر ایک طوفاں کا
زمانہ آج بھی ممنُون ہے تیرے لُطف و احساں کا
محدّث بھی مفسّر بھی مجدّد بھی تو بر حق تھے
ترے ہی سر پہ سجتا تاج ہے شاہِ فقیہاں کا
جو پایا تُو نے اعزازِ فضیلت وہ مثالی ہے
احاطہ کر نہیں سکتیں نگاہیں عظمت و شاں کا
فصاحت میں بلاغت میں فقاہت اور امامت میں
ہے جاری آج بھی سکّہ ترے ہی علم و عرفاں کا
نشانِ راہ ہے اب تک تری طرزِ جُدا گانہ
لقب زیبا ہے تجھ ہی کو امام نعت گویاں کا
کھِلے ہیں پھول ہر جانب گلستانِ شفاعت کے
کھُلا ہے جب بھی کوئی باب تیرے نعت ایواں کا

تجھے فائز کیا فطرت نے دیں کی ترجمانی پہ
نبھایا خوب ہے تُو نے فریضہ شرحِ قرآں کا
ترے ہر لفظ سے الفت کے سوتے پھوٹ پڑتے ہیں
مطالعہ کر کے دیکھے بھی تو کوئی "کنزِ ایماں" کا
نبی کی آن کو رکھا مقدم ہر گھڑی یارو
عیاں تیرے عمل سے ہو گیا یہ راز ایماں کا
نہیں کوئی سوائے مصطفٰے کے اپنا کہنے کو
یہی پیغام دیتا ہے ترا ہر شعر دیواں کا
کیا ہے دودھ سے پانی جدا بے شک رضا تُو نے
تعلق ہے ترا اسلام سے جاں سے رگِ جاں کا
مقابل کب ترے ٹھہرا ہے کوئی "دیو کا بندہ"
ہوا کب ہے کسی سے سامنا اس تیغِ براں کا
بدل کر رکھ دیا مطلق مزاجِ گمرہاں تُو نے
ہدایت کی سند ہے بس تعلق تیرے داماں کا
عرب ہیں اور عجم میں الغرض ساری ہی دنیا میں
ترا ہی نام لیوا ہے مخالف حزبِ شیطاں کا

ترے صدقے ترے قرباں مرے آقا مرے شاہا!

نمایاں کر دیا سب فرق تو نے کفر و ایماں کا

نشانِ اہلِ سنت بن گئی نسبت بریلی کی

عجب بخشا تجھے حق نے صلہ خدماتِ ذی شاں کا

زمانہ لاکھ کروٹ لے ہزاروں انقلاب آئیں

سدا جاری رہے گا تذکرہ اس زیبِ عنواں کا

ہو چاہے نقشبندی قادری چشتی سہروردی

ہر اک پر مشترک سایہ ہے اس مہرِ درخشاں کا

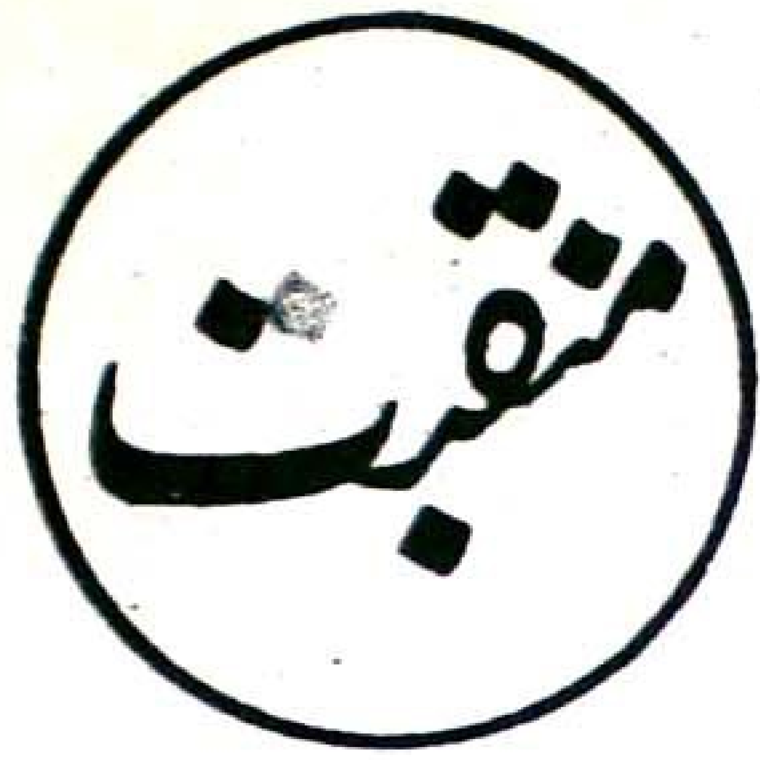
مدد اے اعلیٰ حضرت! اے مجدد دین و ملت کے

عدو ہے چار سو پھر سے شکاری دین و ایماں کا

ہے تیرے نام کی نسبت سے یہ مہجور بھی رضوی

جہاں میں آج بھی جاری ہے تیرا بحرِ فیضاں کا

سید عارف محمود مہجور رضوی



اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاںؒ

ضیاء نیّر

نگہتِ فصلِ بہارِ مصطفےٰؐ ۔ احمد رضا — یادگارِ بوستانِ مجتبےٰ احمد رضا
بے بدل عالم محقق، عصرِ حاضر کا امام — رہبرِ شرعِ پیمبرؐ، باصفا احمد رضا
گونجتے ہیں شش جہت میں زمزمہ ہائے سلام — جانِ رحمتؐ کا تھا وہ مدحت سرا احمد رضا
شاخسارِ گلشنِ طیبہ پہ نغمہ زن رہا — بلبلِ شیریں بیان و خوش نوا احمد رضا
اتباعِ شرعِ پیغمبرؐ تھی اس کی زندگی — پاسدارِ اسوۂ خیرالوریٰؐ احمد رضا
خاص تھی اس پر نگاہِ رحمت اللعالمینؐ — تھا غلامِ شافعِؐ روزِ جزا احمد رضا
کردیئے سینے منور عشق کی تنویر سے — شمعِ مصطفویؐ کی تھی ایسی ضیا احمد رضا
تقویٰ و للّٰہیت سے تھی عبارت زندگی — عابدِ شب زندہ دار بے ریا احمد رضا
"کنزالایماں" علم و حکمت کا خزینہ سر بہ سر — ترجماں قرآن کا، حق آشنا احمد رضا
افتخارِ اہلِ سنت ۔ نازشِ اسلامیاں — عاشقِ زارِ شہِؐ ہر دوسرا احمد رضا

نیّر اس کی ذات ہے سرمایۂ اہلِ یقیں
آبروئے اتقیا و اصفیا احمد رضا

مجدّد دینِ حق کا بے گماں احمد رضا خاں ہے

مجدّد دینِ حق کا بے گماں احمد رضا خاں ہے
حقیقت ہیں ہے حق کا ترجماں احمد رضا خاں ہے
بعنوانِ حدائق ضوفشاں احمد رضا خاں ہے
ثنائے شاہ میں رطب اللساں احمد رضا خاں ہے
بہارِ گلشنِ خلد و جناں احمد رضا خاں ہے
بحقِ منکراں آتش فشاں احمد رضا خاں ہے
اڑادیں دھجیاں جس نے ہر اک گمراہ فرقے کی
وہی جادہ رقم شعلہ بیاں احمد رضا خاں ہے
ہیں جتنے معترض تعظیم احمد کے خدا شاہد
ہر اک کے واسطے تیغ و سناں احمد رضا خاں ہے

نہ جاتا کوئی بزم میں مخالف ایسی ہیبت تھی
اگر معلوم ہو جاتا وہاں احمد رضا خاں ہے
اسی سے تشنہ کامانِ محبت فیض پاتے ہیں
مئے وحدت کا بحرِ بیکراں احمد رضا خاں ہے
بریلی میکدہ ہے مست ہیں سب حامدی رضوی
ہیں میکش قادری اور مے رساں احمد رضا خاں ہے

اندھیری قبر میں ایمان میرا لٹ نہیں سکتا
خدا شاہد ہے میرا پاسباں احمد رضا خاں ہے
قسم حُسنِ عقیدت کی میری نظروں میں اے صابر
زمینِ معرفت کا آسماں احمد رضا خاں ہے

اہلِ حق کا پیشوا احمد رضا احمد رضا
گمرہوں کا رہنما احمد رضا احمد رضا

معرفت کے بحر کا غوّاص اعلےٰ بالیقیں
سالک راہِ ہدیٰ احمد رضا احمد رضا

عالم علمِ شریعت اہلِ سُنّت کا امام
عارفوں کا پیشوا احمد رضا احمد رضا

واقفِ رمزِ الَست اور نکتہ دانِ لا الٰہ
راہِ حق سے آشنا احمد رضا احمد رضا

بندہ ربِ صمد اور عاشقِ میرِ عرب
نائبِ غوث الورا احمد رضا احمد رضا

ظلمت و الحاد میں روشن ہوا حق کا چراغ
شمعِ بزمِ اولیاء احمد رضا احمد رضا

ابن سبا کی ذرّیت کچھ شیخ نجدی کے مرید
اہلِ سُنّت کو ملا احمد رضا احمد رضا

چیر ڈالا درمیاں سے گمرہی کے دیو کو
بے گماں شیرِ خدا احمد رضا احمد رضا

اس کے علم و فضل کا شہکار ہے "کنز الایمان"
بادشاہ ہے علم کا احمد رضا احمد رضا

کس نے سمجھایا تھا ملّت کو دو قومی نظریہ
کون رہبر قوم کا احمد رضا احمد رضا

کون ہے مردِ مجاہد قائدِ حق کون ہے؟
حسنِ فطرت نے کہا احمد رضا احمد رضا

فاروق ہے احسان جس کا ملّتِ اسلام پر
وہ مجدد دین کا احمد رضا احمد رضا

بحضور

اعلیٰ حضرت

رحمۃ اللہ علیہ

صداقت کی پہچان تھا وہ پاک نبیؐ پہ قربان تھا وہ
سنیوں کی جان تھا وہ عظیم الشان تھا وہ
الفت کا مظہر کون ہے وہ احمد رضا احمد رضا

پاک نظر روشن ضمیر سنیوں کا وہ تھا امیر
بدل سکتا تھا تقدیر بظاہر لگتا تھا فقیر
وہ پاک نظر کون ہے وہ احمد رضا احمد رضا

غفلت میں جب ڈوبے ہم یعنی کہ گرے اور لرزے قدم
اللہ نے کیا ہم پر کرم پھر ایک مجدّد بھیجا بہم
کرم کا ابر کون ہے وہ احمد رضا احمد رضا

مسلم کے لیئے غم گسار تھے وہ کافر کے لیئے تلوار تھے وہ
کملی والے کے طلب گار تھے وہ جنت کے حقدار تھے وہ
خلوص کا پیکر کون ہے وہ احمد رضا احمد رضا

منقبت اعلیٰحضرت فاضل بریلوی رح

تحریر: پروفیسر ارشد حسین ارشد (گورنمنٹ انٹر کالج جہلم)

نال قلم دے لائی یاری، اس در گا نہ کوئی لکھاری، اہل علم دے اُتے بھاری
متھے چمکے نور عرفان ۔ اعلیٰحضرت توں قربان

دل دی نگری شہر مدینہ، علم ادب دا خاص نگینہ، عشق سمندر غرق سفینہ
علم فضل دا خاص نشان ۔ اعلیٰحضرت توں قربان

ستر علماں اُتے عبور، بدعت شرک نیڑے دور، سینہ صاف ہویا پُر نور
ترجمہ اے کنز الایمان ۔ اعلیٰحضرت توں قربان

جیدی وچ زبان تاثیر، قلم تے کردی ناز تحریر، شہر بریلی وچ فقیر
احمد رضا کیسے جان ۔ اعلیٰحضرت توں قربان

عشق دیاں نیں ڈونگھیاں گلاں، علم نہ آوے وچ حساباں، لکھیاں اک ہزار کتاباں
ملت اُتے بڑا احسان ۔ اعلیٰحضرت توں قربان

عربی عالم فاضل قائل ۔ اعلیٰحضرت دے ول مائل، پتھر دل وی ہو گئے گھائل
مردِ قلندر ایہہ انسان ۔ اعلیٰحضرت توں قربان

جیدی ہستی اک کتاب، دکھو دکھو پھر دلو باب، دکھری خوشبو مثل گلاب
عشق اہناں دا اے عنوان، اعلیٰحضرت توں قربان

پاک نبیؐ دے نغمے گاوے، لکھ درود سلام پیارے، سوہنے نعتیہ شعر بناوے
حدائقِ بخشش ہے دیوان ۔ اعلیٰحضرت توں قربان

ہین مجدد کیسے زمانہ، شمع رسالت دا پروانہ، علم عشق دے وچ یگانہ
ارشد میری ایہہ جند جان ۔ اعلیٰحضرت توں قربان

زندہ باد اے مفتیٔ احمد رضا خاں زندہ باد

راز وحدت کا جہاں میں رازداں کوئی نہ تھا
امتِ ختم رسل کا پاسباں کوئی نہ تھا

شمع تھی محفل میں روشن کوئی پروانہ نہ تھا — تشنہ لب تھے سینکڑوں ساقی میخانہ نہ تھا
کفر کے بادل فضائے دہر پر چھائے رہے — راہروِ ایمان کی راہوں سے کتراتے رہے
سینکڑوں ابلیس بھی تھے بھیس میں شیطان کے — لوٹنے والے تھے لاکھوں دولت ایمان کے
ابر میں پوشیدہ تھا علم و یقین کا آفتاب — دے نہ سکتا تھا کوئی باطل پرستوں کو جواب
شرک تھا جب ناز کرنا احمد مختار پر — نکتہ چیں تھے لوگ علمِ سید ابرار پر

ہر ولی ہر غوث کو بے دست و پا سمجھا گیا
یا رسول اللہ کہنے پر تھا فتوائے شرک کا

کفر پر اک دن مشیت کو جلال آ ہی گیا — منکرِ شانِ رسالت کو زوال آ ہی گیا
صورتیں تسکین کی نکلیں دلِ سیماب سے — اک کرن پھوٹی اچانک چرخ پر مہتاب سے
اس کرن نے راہ ایماں کو منور کر دیا — دشت کو گلشن تو کانٹوں کو گل تر کر دیا

اس کرن کو اہل دیں احمد رضا کہنے لگے
کشتیٔ اسلام کا سب ناخدا کہنے لگے

اس کا دل عشق محمد میں ہمیشہ چور تھا — مست ساقیٔ مدینہ پے بہ پے مسرور تھا
اہل سنت و جماعت کا وہ رہبر ہو گیا — اس نے جو کچھ لکھ دیا کاغذ پہ پتھر ہو گیا

راز کے ایمان و حرمت کے نگہبان زندہ باد
زندہ باد اے مفتیٔ احمد رضا خان زندہ باد

از وجاہت رسول قادری

منقبت

تاجدارِ اہلسنت حضرتِ احمد رضا
ہیں امامِ اہلسنت حضرتِ احمد رضا

آپ ہی ہیں مرکزیت حضرتِ احمد رضا
آپ سے ہیں اہلسنت حضرتِ احمد رضا

صدرِ بزمِ علم و حکمت، عاملِ دینِ ہُدیٰ
راہبر ہیں اعلیٰحضرت حضرتِ احمد رضا

ہے نوا سنجانِ طیبہ میں بہت اعلیٰ مقام
بلبلِ باغِ مدینہ حضرتِ احمد رضا

اُسوۂ حسنہ کا ہے اِک خوبصورت آئینہ
پیکرِ عشق و محبت حضرتِ احمد رضا

ہر عمل خود مَنْ یُّطِعِ اللّٰہ کی تفسیر ہے
متبعِ دین و سنت حضرتِ احمد رضا

کوئی بزمِ علم ہو یا کوئی بزمِ سخن
آپ ہی ہیں اعلیٰحضرت حضرتِ احمد رضا

علم کے مینار ہیں اب چار وانگِ دہر میں
آپ کے احباب و عترت حضرتِ احمد رضا

ہے فنا فی الذات اقدس عشق کا اعلیٰ مقام
لے گئے ہیں اس میں سبقت حضرتِ احمد رضا

اہلِ ایماں کے لئے اب تو کسوٹی ہے یہی
آپ سے ہے کس کو الفت حضرتِ احمد رضا

ہم گرفتارِ کربلا ہیں آج پھر اس دور میں
آپ کی ہے پھر ضرورت حضرتِ احمد رضا

کفر اور الحاد کا طوفان بادوبار ہے
المدد یا اعلیٰحضرت حضرتِ احمد رضا

آج سینوں میں ہے تاباں نورِ عشقِ مصطفیٰ
آپ کا ہے فیض و برکت حضرتِ احمد رضا

بحضور تاجدارِ اہلسنت

نتیجۂ فکر

از شاعرِ ملت پروفیسر محمد اکرم رضا صاحب

رمز آموز شریعت حضرتِ احمد رضاؒ — سرفرازِ دین و ملت حضرتِ احمد رضاؒ

پاکباز و نیک طینت پیکرِ علم و عمل — مخزنِ رشد و ہدایت حضرتِ احمد رضاؒ

صفحۂ تاریخِ عالم پر بصد حسنِ یقین — نقش ہیں بن کر صداقت حضرتِ احمد رضاؒ

قوتِ باطل کا افسوں پارا پارا کر دیا — تاجدارِ اہلسنت حضرتِ احمد رضاؒ

پھر حیاتِ نو عطا کی مذہبِ اسلام کو — غوثِ اعظمؒ کی کرامت حضرتِ احمد رضاؒ

قافلہ سالارِ عشاقِ محمد مصطفےٰ — نازشِ دنیائے مدحت حضرتِ احمد رضاؒ

نطقِ شیریں سے کیا تسخیر قلب و جان کو — حسنِ تدبیر و لیاقت حضرتِ احمد رضاؒ

وہ مجدد وہ مفسر وہ فقیہہ روزگار — عظمتِ کردار و سیرت حضرتِ احمد رضاؒ

ہند کے ظلمت کدوں میں روشنی پھیلا گئے — معنئ آیاتِ نصرت حضرتِ احمد رضاؒ

آپ نے غفلت شعاروں کو دیا ملی شعور — مسندِ ایمان کی زینت حضرتِ احمد رضاؒ

بوحنیفہؒ کے تدبر کا وہ اک نقشِ حسین — مرجعِ جانِ عقیدت حضرتِ احمد رضاؒ

وہ غلامانِ محمد کی دعاؤں کا جواب — جانِ جانانِ ولایت حضرتِ احمد رضا

وہ رضا کے مطلعِ ایمان کی تابندگی
مہرِ عالمتاب فطرت حضرتِ احمد رضاؒ

بج رہا ہے چار سو ڈنکا تیرا احمد رضا رضی اللہ عنہ

(از قلم برق رقم شیرِ بیشۂ سُنّت مظہرِ اعلیحضرت مناظرِ اعظم مولانا محمد حشمت علی خاں صاحب رضوی پیلی بھیتی قدس سرہٗ)

رتبہ ہے اعلیٰ ترا احمد رضا خاں قادری
تو ہے عبد المصطفےٰ احمد رضا خاں قادری
بج رہا ہے چار سو ڈنکا ترا احمد رضا

تو مجدد اور محیِ دینِ احمد کا ہوا
عمر بھر تو خدمتِ دینِ محمد میں رہا
بج رہا ہے چار سو ڈنکا ترا احمد رضا

عالمانِ مکہ و طیبہ نے تجھ کو لا کلام
سایۂ غوثِ معظم تیرے سر پہ ہے مدام
بج رہا ہے چار سو ڈنکا ترا احمد رضا

پرتوِ صدیق ہے سچائی حق گوئی تری
علم تیرا یادگارِ حلمِ عثمانِ غنی
بج رہا ہے چار سو ڈنکا ترا احمد رضا

خاندانِ پاکِ برکاتیہ کا چشم و چراغ
سُنیوں کے قلب تیرے فیض سے ہیں باغ باغ
بج رہا ہے چار سو ڈنکا ترا احمد رضا

جن خبیثوں نے خدا کے کذب کو ممکن کہا
جس نے علم شہ سے زائد علم شیطان کو لکھا
بج رہا ہے چار سو ڈنکا ترا احمد رضا

جس نے علم مصطفےٰ کو مثلِ حیواں لکھ دیا
تھر تھراتا ہے بلکتا ہے سسکتا کانپتا
بج رہا ہے چار سو ڈنکا ترا احمد رضا

میں ترے [illegible] سُنیاں
دیوبندیہ وہابیہ سے دی تجھ کو اماں
بج رہا ہے چار سو ڈنکا ترا احمد رضا

درجہ ہے اعلیٰ ترا احمد رضا خاں قادری
میں ہوں اک بردا ترا احمد رضا خاں قادری
دو جہاں میں ہے گڑا جھنڈا ترا احمد رضا

یعنی زندہ اور تازہ دین کو تو نے کیا
ہم کو تو ایماں تیرے آستانے سے ملا
دو جہاں میں ہے گڑا جھنڈا ترا احمد رضا

مانا ہے دیں کا مجدد سیّد و فرد و امام
مصطفےٰ کی رحمتیں تجھ پر ہیں نازل صبح و شام
دو جہاں میں ہے گڑا جھنڈا ترا احمد رضا

تیرے چہرے سے عیاں ہیں ہیبتیں فاروق کی
اور قلم ہے تیرا ظلِّ ذو الفقارِ حیدری
دو جہاں میں ہے گڑا جھنڈا ترا احمد رضا

تجھ کو نوری نے کہا اس میں نہیں شک کو سراغ
نجدیوں کے سینے ترے حملوں سے ہیں داغ داغ
دو جہاں میں ہے گڑا جھنڈا ترا احمد رضا

تیغ خامہ نے تری دے دی اُسے فوراً سزا
تازیانہ ترا فوراً پشت پر اس کی لگا
دو جہاں میں ہے گڑا جھنڈا احمد رضا

تیرے حملے سے چھٹی کا دودھ اُسے یاد آ گیا
بلکہ تیرے کفش برداروں سے بھی ہے بھاگتا
دو جہاں میں ہے گڑا جھنڈا ترا احمد رضا

کیا کروں تیری عنایات اور احسان کا بیاں
دشمنانِ دیں پہ رکھا تجھ کو غالب ہر زماں
دو جہاں میں ہے گڑا جھنڈا ترا احمد رضا

اہلِ حق کے پیشوا احمد رضا
سُنیوں کے مقتدا احمد رضا

نیّرِ چرخِ ہدیٰ احمد رضا
نجمِ فلکِ اتقاء احمد رضا

ابرِ انعام و سخا احمد رضا
مخزنِ جود و عطا احمد رضا

اہلِ سُنّت کے دلوں میں آج بھی
جس کی الفت کی ضیاء احمد رضا

ہیں امامِ اہلِ سُنّت آج بھی
مرحبا صد مرحبا احمد رضا

تیری علمی نکتہ بینی کے ہیں آج
تیرے اعداء بھی گواہ احمد رضا

جس کی تصنیفات ہیں سب بے نظیر
وہ علم کا بادشاہ احمد رضا

جس نے دکھلائی ہمیں راہِ ھُدیٰ
وہ ہمارے راہنما احمد رضا

جس نے چھیڑی جنگ بے دینوں سے وہ
پاسباں اسلام کا احمد رضا

اس کا ایمان ہو گیا محفوظ جو
بن گیا شیدا تیرا احمد رضا

ان کی درگاہ بارگاہ قادری
نائب غوث الوریٰ احمد رضا

قاسم مشتاق کو بھی ہو نصیب
آپ کا دیدار شاہ احمد رضا

مچ گئی دھوم دنیا میں، سب نے کہا
واہ احمد رضا شاہ احمد رضا

دودھ کا دودھ پانی کا پانی کیا
واہ احمد رضا شاہ احمد رضا

گمرہوں کو دکھائی رہِ مستقیم
اور بنایا غلامِ رسولِ کریم

اہلِ سُنّت ہیں کیا سب کو سمجھا دیا
واہ احمد رضا شاہ احمد رضا

درسِ عشقِ محمد کا سب کو دیا
شاتمانِ نبیؐ کا تعاقب کیا

ہند سے تا مدینہ دامُ القُریٰ
واہ احمد رضا شاہ احمد رضا

تھرتھرا اٹھے سب شاتمانِ نبی
آپ کے آگے بات ان کی کچھ نہ بنی

آپ کے علم کا رعب اور دبدبہ
واہ احمد رضا شاہ احمد رضا

سُنّیو یاد ان کی مناتے رہو
گیت تم اعلیٰ حضرت کے گاتے رہو

ہے یہی شکریہ ان کے احسان کا
واہ احمد رضا شاہ احمد رضا

راہیؔ غمزدہ کی بھی سُن لیجئے
خواب ہی میں زیارت کرا دیجئے

تھامنا دامنِ صبر مشکل ہوا
شاہ احمد رضا شاہ احمد رضا

تاریخ وفات اعلیٰحضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب علیہ الرحمۃ

اف وقت جمعہ مولوی احمد رضا خاں کی وفات
تاریک ہے اہل نظر کی آنکھ میں کل کائنات

نام خدا ہوتی ہے ایسی بھی حیات ایسی ممات
قالب سے نکلی روح اشاروں سے ادا کرکے صلاۃ

حادثے ہے عالم حادثے ہوتے ہی رہتے ہیں یہاں
اس حادثے کا نام سچا ہے اشد الحادثات

کعبہ سیہ پوش آج ہے غم ناک ہے ہر حق پرست
خوش ہو پڑے پاپوش سے لات و منات و سومنات

حیرت ہے کیا ندرت ہے کیا مدحت سرائی پر اگر
انکے لبوں کو بوسہ دیں آکر رسول کائنات

یہ گھر بھرا ہے خیر سے خوش حال والا مال ہے
مال اس میں ہے آل اس میں ہے اسمیں ہیں ابنا و بنات

یہ ہیں وہی مال و بنوں جن کو کہا قرآن میں
زین حیات دنیوی پھر باقیات صالحات

یہ مال بھی یہ آل بھی قائم رہے دائم رہے
اب اس دعا کی آڑ میں لکھنا ہے تاریخ وفات

تاریخ کا جو شعر ہو مطلع بھی ہو مقطع بھی ہو
مطلب یہ ہے وہ بات ہو کہ جسسے نکلے کوئی بات

حافظ کو مصرع غیب سے تاریخی آیا ہے یہ بات
مال بنو و مال الباقیات الصالحات
١٣٤٠ھ

تاریخ

آپ کے والد ماجد پر ہو
حضرت حامد رحمت ایزد

ہو گئے مل کر دونوں اک ذات
آپ کے والد رحمت ایزد

تاریخ کی فکر میں تھا حافظ
خود ہوئی وارد رحمت ایزد

پورا مصرعہ آکے بتایا
رحمت ایزد و رحمت ایزد
١٣٤٠ھ

در بریلی عام شد انکار دین مصطفےٰ
از رضا این منظر اسلام بر شد و فقیر

مولانا احمد رضا کامل دل روشن خیال
بحر علم و عشق این مردے را می گوید فقیر

رُباعی تاریخی

صد حیف وہ مقتدائے اہلسنت　　سب کرتے ہیں ہائے ہائے اہلسنت
حافظ نے کہا مصرعِ تاریخ وفات　　سردار پیشوائے اہلسنت ۱۳۴۰ھ

قطعہ

وہ سُنیوں کا مقتدا　　وہ ناجیوں کا پیشوا
وہ جامعِ صدق وصفا　　وہ ہادیِ راہِ ہُدیٰ
بھٹکے ہوؤں کا خضر تھا　　بھٹکے ہوؤں کا رہنما
وہ سرگروہِ اتقیا　　خلدِ بریں کو چل دیا
اللہ کا مقبول تھا　　اسم شریف احمد رضا
اک مادہ تاریخ کا　　احباب کو مطلوب تھا
حافظ نے یہ مصرع کہا　　مقبول حق احمد رضا ۱۳۴۰ھ

قطعہ

عالم بھی تھا عامل بھی تھا　　حافظ ہمارا مقتدا
جس ناؤ پر ہم ہیں سوار　　اس ناؤ کا تھا ناخدا
بندوں کو روتا چھوڑ کر　　اللہ سے واصل ہو گیا
تاریخ کی تھی مجھ کو دُھن　　چپکے سے ہاتف نے کہا
تاریخ کا مصرع ہے یہ　　علم و عمل احمد رضا ۱۳۴۰ھ

قطعہ

عالموں میں مستند اہلِ حق میں نامور　　فاضلوں میں معتمد مفتیوں میں معتبر
سالک کو بتا دیا مستقیم راستہ　　خلق کو سکھا دیا امتیاز خیر و شر
صاحبِ نزاش تھے یوں اٹھے کہ ہو گئے　　اس جہانِ پست سے سوئے اوج رہبر
فکرِ حافظِ غمیں سال کی تلاش میں　　ہر طرف چلی پھری سو لبو ادھر اُدھر
معنوی و صوری اچھا ملا یہ مادہ　　اوج کو کیا سفر بست و پنجم صفر

قطعہ تاریخ وصال

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت فاضل بریلوی قدس سرہ

نتیجۂ فکر

حضرت مولانا غلام احمد اخگر امرتسری رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۳۶ھ)

خلیفۂ حضرت امیرِ ملت پیر سید جماعت علی شاہ علی پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حامیِ دینِ متین احمد رضا — رفت از دنیا سوئے خلدِ بریں

ایں جہاں از رفتنش تاریک شد — شد غروب آں آفتابِ علم دیں

واصف و شیدائے محبوبِ خدا — قاطعِ اعناقِ جملہ ملحدیں

وا دریغا رفت زیں دارِ فنا — مومناں زاندوہ و غم زار و حزیں

گفت اخگر بہرِ تاریخِ وصال

"نادر العصر آفتابِ علم و دیں"

۱۳ ھ ۴۰

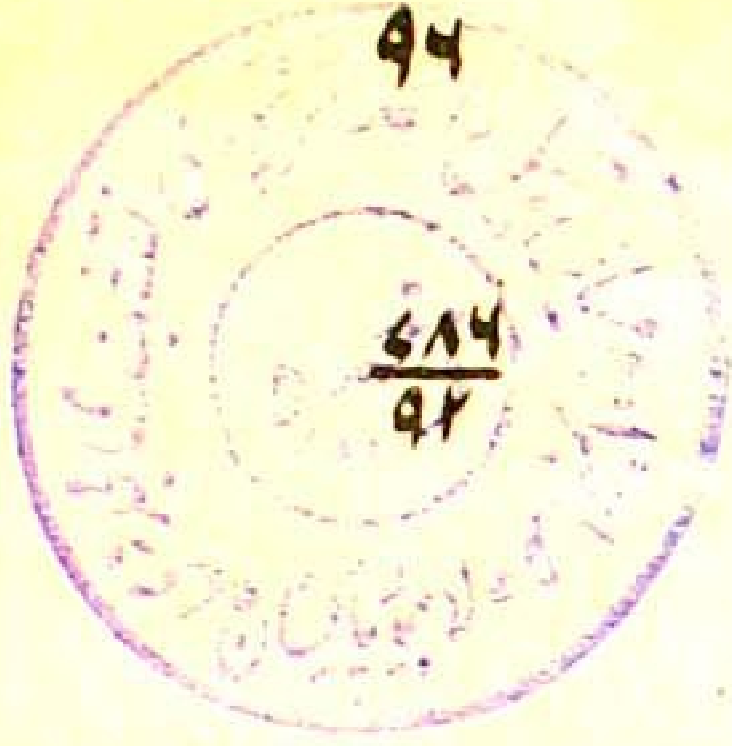
ولہ

وصلِ حق چوں رضائے احمد یافت — قدوۂ عالمانِ بر و بحر

کلکِ اخگر نوشت سالِ وفات — "زبدۂ مومنین و فاضل دہر"

۱۳ ھ ۴۰

دالفقیہ امرتسر ۲۰ دسمبر ۱۹۲۱ء



یا اللہ جل جلالہٗ ۔۔۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیک وسلم

تمنّا ہے کہ اس دنیا میں کوئی کام کر جائیں
اگر کچھ ہو سکے تو خدمتِ اسلام کر جائیں

اہل سُنّت وجماعت کی معیاری اسلامی درس گاہ

جامعہ چشتیہ رضویہ ضیاء القرآن

زیرِ سرپرستی : خطیبِ اہلِ سُنّت حضرت مولانا محمد حنیف صاحب چشتی ۔ راہوالی

جس میں حفظ و ناظرہ، ابتدائی درس نظامی، تجوید و قرأت، ترجمہ قرآن پاک اور تنظیم المدارس کا دو سالہ کورس پڑھایا جا رہا ہے۔ اس ابتدائی دور میں ہی ۳۶۸ طالبات اور ۱۰۹ طلباء زیرِ تعلیم ہیں شعبۂ طالبات کیلئے پانچ معلمات اور شعبۂ طلباء کیلئے تین اساتذہ کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔ تمام اساتذہ خدمتِ دین میں مصروفِ عمل ہیں۔ بیرونی طلباء کیلئے مدرسہ خود کفیل ہے۔ احباب اہلِ سُنّت مخیّر حضرات سے تعاون کی اپیل ہے۔

اراکین جامعہ چشتیہ رضویہ ضیاء القرآن راہوالی ضلع گوجرانوالہ فون ۸۸۴۷۸

دعوتِ عمل!

۱ خوش اخلاقی، حسنِ معاملہ اور وعدہ وفائی کو اپنا شعار بنائیے۔

۲ قرآنِ پاک کی تلاوت کیجیے اور اس کے مطالب سمجھنے کے لیئے کلامِ پاک کا بہترین ترجمہ کنز الایمان از امام احمد رضا بریلوی پڑھ کر ایمان تازہ کیجیے۔

۳ فاتحہ، عرس، میلاد شریف اور گیارہویں شریف کی تقریبات میں کھانے، شیرینی اور پھلوں کے علاوہ علمائے اہل سنت کی تصانیف بھی تقسیم کیجیے۔

۴ ہر شہر میں سُنی لٹریچر فراہم کرنے کے لیئے کتب خانہ قائم کیجیے یہ تبلیغ بھی ہے اور بہترین تجارت بھی۔

۵ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام و فرامین جاننے، ان پر عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کے لیئے سُنی بریلوی تنظیموں میں شمولیت اختیار کیجیے۔

۶ فرائض و واجبات کی ادائی کو ہر کام پر اولیت دیجیے۔ اسی طرح حرام و مکروہ کاموں اور بدعات سے اجتناب کیجیے۔ کہ اسی میں دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔

۷ فریضۂ نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ تمام تر کوشش سے ادا کیجیے۔ کہ کوئی ریاضت اور مجاہدہ ان فرائض کی ادائی کے برابر نہیں ہے۔

۸ قرض ہر صورت میں ادا کیجیے کہ شہید کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں لیکن قرض معاف نہیں کیا جاتا۔

۹ دینِ متین سے صحیح آشنائی اور شناسائی کے لیئے اعلیحضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی اور دیگر علمائے اہل سُنت کی تصانیف کا مطالعہ کیجیے جو حضرات خود نہ پڑھ سکیں وہ اپنے پڑھے لکھے بھائی سے درخواست کریں کہ وہ پڑھ کر سنائے۔

۱۰ ہر شہر اور ہر محلہ میں لائبریری قائم کیجیے اور اس میں اہلِ سنت کا لٹریچر ذخیرہ کیجیے کہ تبلیغ دین کا اہم ترین ذریعہ ہے۔

۱۱ بزمِ رضائے مصطفےٰ کی رکنیت قبول کیجیے رکنیت فارم بزم کے دفتر سے طلب کیجیے۔

بزمِ رضائے مصطفےٰ راہوالی گوجرانوالہ



یا اللہ جل جلالہٗ

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قرآن پاک کا صحیح اور سب سے مقبول ترجمہ، بارگاہِ الٰہی کے تقدس
اور احترامِ نبوت کا کماحقہٗ پاسدار، قرآن پاک کے اصل منشا کو بیان
کرنے والا، بے ادبی و بے حرمتی سے مبرا، مسلکِ اہلِ سنت وجماعت
اور سلف صالحین کا سچا ترجمان، بے نظیر اور لاجواب ترجمۂ قرآن

کنز الایمان

از۔ امام اہل سنت، مجدد دین وملت اعلیٰحضرت شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

تفسیر خزائن العرفان، از۔ صدر الافاضل حضرت مولانا محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ

تفسیر نور العرفان، حکیم الامت حضرت علامہ مفتی احمد یار خاں نعیمی گجراتی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمے والا قرآن مجید خریدتے وقت کنز الایمان کا نام یاد رکھیں

بزمِ رضائے مصطفےٰ غوثیہ چوک راہوالی ضلع گوجرانوالہ

یا اللہ
جل جلالہٗ



یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم

قرآن پاک کا صحیح اور سب سے مقبول ترجمہ، بارگاہ الٰہی کے تقدس اور احترام نبوت کا کما حقہ پاسدار، قرآن پاک کے اصل منشا کو بیان کرنے والا، بے ادبی و بے حرمتی سے مبرا، مسلک اہل سنت و جماعت اور سلف صالحین کا سچا ترجمان، بے نظیر اور لاجواب ترجمۂ قرآن

کنز الایمان

از: امام اہل سنت، مجدد دین و ملت اعلیٰحضرت شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

تفسیر خزائن العرفان، از: صدر الافاضل حضرت مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ

تفسیر نور العرفان، از: حکیم الامت حضرت علامہ مفتی احمد یار خاں نعیمی گجراتی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمے والا قرآن مجید خریدتے وقت کنز الایمان کا نام یاد رکھیں

بزم رضائے مصطفےٰ غوثیہ چوک راہوالی ضلع گوجرانوالہ